UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188855
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۲۶۹ل ۱ Accession No. ۵۷۳۲

Author حافظ شاہ محمد جان محمد - ا

Title بیان المسعود النبوی

This book should be returned on or before the date last marked below.

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

ای نبی ہم نے تجھ کو بھیجا ہے گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر

بیان المیلاد النبوی

للمحدث ابن الجوزی

...IA UNIVERSITY
...EGE LIBRARY

یعنی

ذکر ولادت باسعادت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

از تصنیف علامہ ابوالفرج جمال الدین ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

جناب مولانا حافظ شاہ محمد جمال صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ

بسعی واہتمام بندہ درگاہ قادر قوی محمد اسحاق علی علوی

در مطبع الناظر پریس واقع چوک لکھنؤ طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران اسلام - السلام علیکم - اس خادم قوم وملت نے علوم کی اشاعت عامہ کے لیے اپنے ماہوار رسالۂ الناظر اور مطبع الناظر پریس کے متعلق ایک "بک ایجنسی" یعنی کتابون کی دوکان قائم کی ہے اور اس بات کا انتظام کیا ہے کہ ہمارے ذریعے سے شائقین علم کو ہر قسم کی عربی - فارسی - اردو کی مذہبی - علمی - تاریخی - اور ادبی کتابین فراہم ہوجائین - چونکہ اس ملک کی مادری زبان اردو ہے اس لیے اردو کی کتابون کے فراہم کرنے مین سب سے زیادہ توجہ کی جاتی ہے - حتی کہ لاہور - دہلی آگرہ - حیدرآباد - کانپور - علی گڈھ وغیرہ دور دراز اقطاع ہند سے تلاش وجستجو کے بعد کتابین مہیا کی جاتی ہین اور لکھنؤ کے تمام دیگر مطابع کی کتابین بھی روانہ کی جاتی ہین - لہذا جمیع برادران قوم کی خدمت مین التماس ہے کہ جن صاحب کو کوئی کتاب درکار ہو وہ فوراً اس عاجز سے منگالین - اگر یہان کتاب نہ ملتی ہوگی یا ہماری دوکان پر موجود نہ ہوگی تو انشاءاللہ تعالے جہان کہین ملیگی وہین سے فراہم کرکے بھیجین گے - اور باوجود اس اہتمام کے قیمت مشتہرہ سے کچھ زائد نہ لین گے - السعی منی والاتمام من اللہ

خادم قوم وملت

محمد اسحاق علی علوی
مالک رسالۂ الناظر - الناظر پریس - الناظر بک ایجنسی چوک لکھنؤ

Check

مختصر فہرست

قرآن شریف معرٰی مع مختصر ہدایات متعلق رموز واوقاف وآداب تلاوت وغیرہ قیمت عہ و عاً

قرآن شریف معرٰی بجنسہ اصل نظامی قیمت عہ

قرآن شریف بارہ حہری متوسط قلم محررہ منشی اشرف علی صاحب قیمت ۸ر

قرآن شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب قیمت عہ و عا

قرآن شریف مترجم شاہ عبدالقادر صاحب قیمت عا

قرآن شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب و برحاشیہ تفسیر موضح القرآن کامل قیمت ۸ر

قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ - ترجمہ فارسی مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و ترجمہ اردو مولانا شاہ رفیع الدین صاحب و برحاشیہ تفسیر جلالین و تفسیر عباسی جو عرصے سے نایاب ہوگیا تھا اب خاص اہتمام سے نہایت صحیح اور خوش خط طبع ہوا ہے قیمت ے

حمائل شریف نقل بمبئی قیمت ۷ر و ۸ر

حمائل شریف مطبوعۂ آگرہ قیمت ۱۲ر

حمائل شریف مطبوعۂ بمبئی قیمت ۸ر و ۱۲ر

دیباچہ

ذکرِ ولادت باسعادت سرورِ کونین (علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام) ایسا بابرکت اور دلچسپ موضوع ہے جس پر آج دنیاے اسلام مین بلامبالغہ سیکڑون رسالے موجود ہین، خاصکر ہماری زبان اردو مین تو اس کثرت سے اس مبحث پر رسائل تصنیف ہوچکے ہین اور آئے دن تصنیف ہوتے رہتے ہین کہ جنکا احصا و استقصا متعذر ہے لیکن افسوس ہے کہ ان رسائل مین تنقید واقعات سے بہت کم کام لیا گیا ہے اور بیشتر ضعاف اور کثیر موضوعات ہی ان رسالون کا مایۂ زینت ہین اور بس۔

مدت سے خیال تھا کہ اس باب مین کوئی ایسی تصنیف دستیاب ہو جو کسی مسلم الثبوت اور نقّاد عالم کے زور قلم کا نتیجہ ہو جو کم سے کم موضوع و مختلق روایتون سے معرّی ہو الحمدللہ کہ حسب خواہش ان دنون ایک ایسا ہی رسالہ مشہور محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کا مصنفہ ہاتھ آگیا، فوراً خیال پیدا ہوا کہ یہ رسالہ مع ترجمہ اردوی عام فہم چھپا کر شائع کر دیا جائے جس سے نفع عام کے علاوہ ایک طرف تو واقعات غیر مستند کی گرم بازاری سرد پڑ جائیگی اور دوسری جانب ذوق آشنا طبیعتین اپنے پیارے اور برگزیدہ نبی کریم (علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیم) کے صحیح واقعات سنکر بہرہ اندوز مسرت ہونگی، چنانچہ اسی غرض سے مین نے اپنی خاص فرمایش سے اس رسالے کا اردو ترجمہ کرایا، اور اپنے ذاتی مطبع النّاظر پریس مین باہتمام خاص چھپوایا، ترجمے مین یہ بات خاص طور پر ملحوظ رکھی گئی ہے کہ عبارت کے لگاؤ کے ساتھ ساتھ ترجمہ ایسا سلجھا ہوا ہو کہ اگر کوئی شخص صرف ترجمہ ہی پڑھنے یا سننے پر اکتفا کرے تو کلام کا تسلسل قائم رہے اور کہین سے عبارت دولخت نہ معلوم ہو، باوصف اسکے مترجم صاحب کو جنکی قلمی عرق ریزی سے یہ ترجمہ بخیر حسب خواہش تکمیل کو پہونچا ہے ترجمے مین ایک خاص دقت پیش آئی کہ اس رسالے کا صرف ایک ہی نسخہ جناب مولوی حامد علی صاحب خوشنویس مرصع رقم کے لیجانے سے دستیاب ہوا تھا جو ترجمے کے وقت پیش نظر تھا، مگر جب کثرت اغلاط سے اصل کو دوسرے نسخون کے ساتھ مقابلے

ے خلف الصدق مولانا محمد علی محدث شاگرد رشید مولانا میر جمال الدین عرف میرزا حسن علی ہاشمی محدث لکھنوی

کی ضرورت محسوس ہوئی تو بڑی جستجو سے ایک اور نسخہ فرنگی محل کے کتبخانے سے بھی ہاتھ آیا لیکن خلاف توقع وہ بھی کثرت
اغلاط مین اصل نسخہ سے کچھ کم نہ تھا مجبورًا سیاق و سباق کی مدد اور ایک دوسرے کے باہمی مقابلے سے بہت سے مقامات
کی غلطیون کی اصلاح کردی گئی تاہم کچھ مقامات مشکوک بھی رہگئے جنکی تصحیح کامل انشاءاللہ تعالےٰ آیندہ اشاعت
مین بشرط دستیابی اصل صحیح عمل مین آئیگی وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْق، اب مناسب ہے کہ اسکے بعد بغرض تتمیم فائدہ
واظہار جلالت شان تصنیف کچھ مختصرًا مصنف رسالہ علیہ الرحمہ کے مناقب علیہ بھی بیان کردیے جائین فلنکتب۔
مصنف رسالہ کا نام عبدالرحمن کنیت ابوالفرج اور لقب جمال الدین ہے ابن جوزی سے مشہور ہین فرضۃ الجوز نام ایک مشہور
مقام ہے یہ نسبت اسی مقام کی طرف ہے، بغداد کے رہنے والے حنبلی المذہب حافظ قرآن اور واعظ فصیح البیان تھے انکا سلسلۂ نسب
خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملتا ہے علم حدیث اور وعظ گوئی مین اپنے وقت کے امام اور
بڑے علامہ تھے مجالس وعظ مین انکی حاضر جوابیان مشہور ہین مختلف فنون مین صاحب تصانیف ہین قریبًا ڈھائی سو کتابین
انکی تصانیف سے یادگار ہین احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انھون نے بہت کی لکھا ہے کہ جن قلمون سے انھون نے
حدیثین لکھین اونکا تراشہ جمع کرنے سے ایک انبار کثیر حاصل ہوگیا تھا، وقت انتقال انھون نے وصیت فرمائی کہ میرے غسل میت
کے لیے جو پانی گرم کیا جائے اوسمین یہی تراشہ کام مین لایا جائے چنانچہ وہی تراشہ جلاکر پانی گرم کیا گیا جس سے
انھین غسل دیا گیا، انکی تصانیف مین تلبیس ابلیس ایک مشہور تصنیف ہے جس مین انھون نے خصوصیت کے ساتھ اون
طریقون کو بیان کیا ہے جن سے شیطان نے لوگون کے اغوا و ضلال پر قابو پایا اور عوام کیا بلکہ بعض خواص تک کو بھی شاہراہ سنت سے ہٹاکر
قعر بدعت مین ڈھکیل دیا، اس کتاب مین اگرچہ مقدس گروہ صوفیہ پر انھون نے ردّ و انکار و طعن و تشنیع کا کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا
ہے لیکن ساتھ ہی اسکے بقسم بیان کیا ہے کہ میری غرض اس ردّ و انکار سے خدا کے نیک اور برگزیدہ بندون پر طعن و تشنیع نہین ہے بلکہ
تائید سنت مقصود ہے تاکہ لوگ اسکا اتباع کرین حضرت سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کا اور اونکا زمانہ ایک تھا با این ہمہ انھون نے
تصانیف مین اپنی حضرت شیخ کا کہین تذکرہ نہین کیا بلکہ علی الرغم اون پر ردّ و انکار منقول ہے چنانچہ ولی باخدا خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ
نے بھی جو انکے پانچ سال تک محبوس رہنے کی بیان کی ہے بہرکیف شیخ دہلوی نے اشعۃ اللمعات مین نقل کیا ہے کہ جب بعد انتقال انکے جنازہ
کو لوگ حضرت شیخ علیہ الرحمہ کی خدمت مین لیگئے اور انکے لیے عفو و صفح کی درخواست کی تو حضرت شیخ نے اونکی خطا ہی تحامل سے درگذر فرمائی
انکی ولادت ایک قول کے موافق ۵۱۰ھ مین ہوئی اور وفات رمضان المبارک کی بارھوین تاریخ شب جمعہ ۵۹۷ھ مین باب الحرب بغداد مین مدفون ہین رحمۃ اللہ تعالےٰ رحمۃً واسعۃً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی ابرز من غرۃ
عروس الحضرۃ صبحا مستنیرا و
اطلع فی افلاک الکمال من
بروج الجمال شمسا و قمرا منیرا
واخرج من جلال اشجار الفتوۃ
ثمر النبوۃ و لم یجعل له للعالمین
نظیرا و رفع رایات الابدیۃ
بظهور الدولۃ المحمدیۃ فمن
سار تحتها کان مؤیدا منصورا
و کمل السعود باشرف مولود
حوی شرفا و فضلا غزیرا

سب تعریفین اللہ تعالے کے لیے ہین جس نے
عروس حضرت (احدیت) کے نور پیشانی سے ایک
روشن صبح ظاہر کی اور کمال کے آسمانون مین جمال
کے برجون سے ایک آفتاب اور روشن چاند طالع
کیا، اور فتوت و جوانمردی کے جلیل الشان درختون سے
نبوت کا ایک پھل نکالا جسکا نظیر تمام عالم مین کسی کو
نہین بنایا، دولت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
ظہور سے ابدیت کے جھنڈے بلند کیے پس جو شخص
انکے نیچے چلا وہ تائید یافتہ اور منصور ہوا، اور تمام
نیکبختیون کو ایک ایسے شریف ترین مولود سے
مکمل کیا جو شرافت اور فضل کثیر کے حاوی ہوے

وَ اَخَذَ لَهُ الْعُهُوْدَ عَلٰی سَائِرِ
مَخْلُوْقَاتِ الْوُجُوْدِ تَعْظِيْمًا لَهُ وَ
تَوْقِيْرًا فَسُبْحَانَ مَنْ صَوَّرَهُ
فَاَحْسَنَهُ تَصْوِيْرًا وَصَانَهُ
مِنَ الرِّجْسِ وَحَمَاهُ مِنَ
الدَّنَسِ وَطَهَّرَهُ تَطْهِيْرًا
وَاخْتَارَ لِجَلَالِ كَمَالِ طَلْعَتِهِ
مِنَ الْاُمَّهَاتِ بُطُوْنًا كَمَا
اخْتَارَ لِدُرَّةِ بَهْجَتِهِ مِنَ
الْاٰبَاءِ ظُهُوْرًا وَجَعَلَهَا لِصَوْنِ
صَدَفِ جَوْهَرَةِ نَفْسِهِ
النَّفِيْسَةِ الزَّكِيَّةِ بُحُوْرًا وَنَقَلَهُ
اِلٰی اَصْلَابِ الْاَنْبِيَاءِ فَغَدَا
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اِلٰی رَبِّهِ
مُسْتَجِيْرًا فَاٰدَمُ تِيْبَ عَلَيْهِ
وَاِدْرِيْسُ بِسَبَبِهِ رُفِعَ
اِلَيْهِ وَنُوْحٌ بِهِ فِي الْفُلْكِ
تَوَسَّلَ وَيُوْنُسُ فِي
الدُّعَاءِ عَلَيْهِ عَوَّلَ
وَالْخَلِيْلُ بِهِ تَشَفَّعَ
وَاَيُّوْبُ بِهِ تَضَرَّعَ وَ

اور جن کے لیے بہ نظر تعظیم و توقیر تمام مخلوقات
عالم وجود سے عہد و پیمان لیے، پس پاک ہے
وہ ذات اقدس جس نے اونھین بنایا، اور اچھی
صورت پر بنایا، اور محفوظ رکھا اونھین آلائش سے
اور بچایا اونھین میل کچیل سے، اور اون کو خوب
پاک کیا، اور اون کی طلعت کاملہ جلیلہ کے لیے
ماؤن سے خاص بطون پسند کیے، جیسا کہ اونکے
خوش آیند موتی کے لیے باپون سے خاص پشتین
پسند کین، اور اون پشتون کو اون کے پاک اور
نفیس نفس کے صدف گوہر کی حفاظت کے لیے
بحور قرار دیے اور اونھین اصلاب انبیا کی طرف منتقل
کیا جس سے اونمین کا ہر ایک (اونکے توسل سے
اپنے رب کی طرف پناہ جو ہوا، پس حضرت آدم
(علیہ السلام) کی توبہ اونھین کی وجہ سے قبول
ہوئی اور حضرت ادریس (علیہ السلام) کو اونھین کے
سبب سے اپنی طرف (مقام بلند) مین اوٹھا لیا،
حضرت نوح (علیہ السلام) نے کشتی مین اونھین کا
وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس (علیہ السلام) نے دعا
مین اونھین پر اعتماد کیا، حضرت خلیل (علیہ السلام)
اونھین کو شفیع لائے اور حضرت ایوب (علیہ السلام)
نے اونھین کے واسطے سے دعا و زاری کی اور

مُوسٰى اَعْلَمَ قَوْمَهُ بِمَكَانِهِ
وَسَأَلَ رَبَّهُ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ
اُمَّتِهِ وَلَهُ وَزِيْرًا وَعِيْسٰى بَشَّرَ
بِوُجُوْدِهِ وَطَلَبَ الْمُهْلَةَ
اِلٰى اَوَانِ وُرُوْدِهِ وَاَرَادَ اَنْ
يَكُوْنَ لَهُ نَصِيْرًا اَلْاَحْبَارُ
بِهِ اَخْبَرَتْ وَالرُّهْبَانُ
بِظُهُوْرِهِ بَشَّرَتْ وَالْهَوَاتِفُ
بِذِكْرِهِ هَتَفَتْ وَالْجِنُّ
بِرِسَالَاتِهِ اٰمَنَتْ وَالْاٰيَاتُ
بِاسْمِهِ نَطَقَتْ وَالْاَسِرَّةُ
بِمُلُوْكِهَا تَزَلْزَلَتْ وَبُحَيْرَةُ
سَاوَةَ عِنْدَ وِلَادَتِهِ غَارَتْ
وَفَاضَ وَادِيْ سَمَاوَةَ وَكَمْ
مِنْ عَيْنٍ نَبَعَتْ وَفَارَتْ
وَانْشَقَّ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَ
شُرُفَاتُهُ تَنَاثَرَتْ وَمَلَائِكَةُ
السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ تَبَاشَرَتْ
وَالسَّمَاءُ بِنُوْرِهَا حُرِسَتْ وَالشُّهُبُ
الثَّوَاقِبُ لِمُسْتَرِقِ السَّمْعِ رَجَمَتْ
وَاِبْلِيْسُ نَادٰى عَلٰى نَفْسِهٖ يَا وَيْلًا وَثُبُوْرًا

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو
اون کے درجے کی خبر دی، اور اپنے رب سے
درخواست کی کہ اون کے وزیر اور اون کی امت
مین سے ہون اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے
اون کے وجود باجود کی بشارت دی، اور اون کی
تشریف آوری کے زمانے تک مہلت قیام طلب
کی، اور چاہا کہ اون کے مددگار بنین، علماے یہود
نے (پیشتر سے) اون کی خبرین دین، اور اون کے
راہبون (عابدون) نے اون کے ظہور سراپا نور
کی بشارتین دین، منادیان غیب نے اون کے
ذکر شریف کی منادی کی، جنات اون کی پیغمبری
پر ایمان لائے، اور خداوند تعالے کی نشانیان
اون کے نام نامی سے ناطق ہوئین، سلاطین اور
اون کے تخت جنبش مین آگئے، اور دریاے ساوا اونکی
ولادت کے وقت خشک ہوگیا، اور وادی سماوہ (جو خشک
تھا) جاری ہوگیا، بہت سے چشمے پھوٹ نکلے اور طغیانی
مین آگئے، کسریٰ (شاہ فارس) کا محل شق ہوگیا، اور
اوسکے کنگرے گر گئے، ساتون آسمانون کے فرشتون نے
خوشیان منائین، جنکے نور سے آسمان کی نگہبانی کی گئی،
اور روشن شہابون نے چھپکر سننے والون (شیاطین)
کو سنگسار کیا، اور ابلیس نے خود اپنے اوپر یا ویلاہ یا ثبورا

وَوَضَعَتْهُ اُمُّهُ اٰمِنَةُ مَخْتُوْنًا مَكْحُوْلًا مُطَيَّبًا مَسْرُوْرًا وَهُوَ سَاجِدٌ عِنْدَ وَضْعِهٖ رَافِعًا بِاِصْبَعِهٖ اِلَى السَّمَآءِ مُشِيْرًا وَحَمَلَهٗ جِبْرَئِيْلُ وَتَبَرَّكَ بِهٖ اِسْرَافِيْلُ وَحَفَّتْ بِهِ الْمَلَآئِكَةُ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَكُلٌّ اَصْبَحَ بِجَمَالِ طَلْعَتِهٖ فَرِحًا مَسْرُوْرًا وَرَقَصَ الْكَوْنُ فَرِحًا وَّمَاجَ مَرِحًا وَاهْتَزَّ الْعَرْشُ لَيْلَةَ مِيْلَادِهٖ وَتَجَلَّى الْحَقُّ عَلٰى عِبَادِهٖ وَجَبَرَ كَسِيْرًا وَّاَغْنٰى فَقِيْرًا وَشَرَّفَ بِمَحَاسِنِ اَوْصَافِهٖ تَوْرٰىةً وَّاِنْجِيْلًا وَّفُرْقَانًا وَّزَبُوْرًا وَّنَادَى الْمُنَادِيْ قَدْ وُلِدَ الْحَبِيْبُ الْهَادِي الَّذِيْ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَضَاعَفَ لَهٗ اَجْرًا وَنَادَى الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۵ صُبْحُ الْهُدٰى مَلَأَ الْوُجُوْدَ سُرُوْرًا + لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِيْبِ

پکارا۔ ان مولود اشرف الوجود کو انکی والدۂ ماجدہ بی بی آمنہ نے ختنہ کیا ہوا، اور سرمہ لگا ہوا خوشبو مین بسا ہوا ہشاش بشاش جنا، اور وہ اپنی پیدایش کے وقت سربسجود اور آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک کو بلند کیے ہوے اشارہ کر رہے تھے، حضرت جبرئیل نے اونکو اوٹھایا، اور حضرت اسرافیل نے اونسے برکت لی، اور فرشتون نے اُنھین تکبیر و تہلیل کے ساتھ گھیر لیا اور سب آپکے حسن و جمال صورت سے خوش اور باغ باغ ہو گئے، دنیا نے خوشی مین آکر رقص کیا، وراترا ہٹ اور اکڑ سے جنبش کی، عرش آلہی اونکی شب ولادت کو حرکت مین آیا، اور خداوند تعالے نے اپنے بندون پر خاص تجلی کی، اور شکستہ دل کی اصلاح حال کی، اور فقیر کو غنی کر دیا، اور اونکے اوصاف حسنہ سے توریت و انجیل و فرقان و زبور کو مشرف کر دیا، اور منادی نے ندا کی کہ وہ حبیب راہنما پیدا ہوے جن پر اگر کسی نے ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ تعالے اوسپر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائینگے اور اوسکے اجر و ثواب کو الضاعف کرینگے، اور خود (ذات اقدس) علی اعلی نے ندا فرمائی کہ اے نبی ہمنے تمکو شاہد بنا کر اور بشارت دینے والا، اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ۵ ہدایت کی صبح نے دنیا کو خوشی سے بھر دیا، جبکہ حبیب پاک کا چہرہ

مُنِیْرًا :. طَلَعَتْ یَا شَهْرَ الرَّبِیْعِ مُشَرَّفًا
بَدْرًا یَّفُوْقُ مَعَ الْجَمَالِ بُدُوْرًا +
وَاَتَی النَّسِیْمُ مُعَطَّرًا وَّمُبَشِّرًا +
بِقُدُوْمِ اَحْمَدَ لِلْاَنَامِ نَذِیْرًا +
لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِیْبِ تَهَلَّلَتْ +
كُلُّ الْبِقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُكُوْرًا +
وَالْحُوْرُ فِیْ غُرَفِ الْجِنَانِ تَبَاشَرَتْ +
وَقَضَتْ بِمِیْلَادِ الْبَشِیْرِ نُذُوْرًا +
فِیْ كُلِّ عَصْرٍ ذِكْرُهٗ مُتَوَاتِرٌ +
اَنْ سَوْفَ یَظْهَرُ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا +
اَحْبَارُ اَخْبَارِ الْكِتَابِ تَظَاهَرَتْ +
وَلَقَدْ اَبَانَ بِسِرِّ ذَاكَ بَحِیْرًا +
اَللّٰهُ شَرَّفَ اَحْمَدًا ذِكْرًا اِسْمَهٗ +
وَحَبَاهُ فَضْلًا فِی الْاَنَامِ كَثِیْرًا +
هُوَ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ حَقًّا لَا یُرٰی +
اَبَدًا لَهٗ فِی الْعَالَمِیْنَ نَظِیْرًا +
لَمَّا تَشَفَّعَ اٰدَمُ بِمُحَمَّدٍ +
غَفَرَ الْاِلٰهُ لَهٗ وَكَانَ غَفُوْرًا +
وَكَذَاكَ نُوْحٌ فِی السَّفِیْنَةِ
قَدْ نَجَا + مِنْ یَمِّهٖ
فَاسْأَلْ بِذَاكَ خَبِیْرًا +

نورانی ظاہر ہوا، ای ماہ ربیع الاول تو نے ایک
ذات مشرف یا ایک ایسے چاند کو نکالا جو حسن و جمال
سے تمام چاندون پر فائق ہے، بادنسیم خوشبو پھیلاتی
ہوئی، اور مخلوق کے لیے نذیر ہوکر احمد مجتبی (صلی اللہ
علیہ وسلم) کے تشریف لانے کی بشارت دیتی ہوئی
آئی، جب حبیب پاک کا چہرۂ مبارک ظاہر ہوا تو ہر
بقعۂ زمین روشن اور شکر مین گویا ہوگیا، حوران جنت
نے جنت کی کھڑکیون مین خوشیان کین، اور حضرت
بشیر نذیر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت کی نذرین
اُتارین، ہر دور مین آپ کا ذکر پیہم ہوتا رہا، کہ عنقریب
آپ ہادی اور ناصر حق ہوکر ظاہر ہونگے کتب سابقہ کی
خبرون کے علما ایک دوسرے کے ہم پشت و مددگار ہوئے
اس راز مخفی کو بحیرا راہب نے بھی کھولا، خدا تعالے نے
احمد مجتبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مشرف کیا کہ اونکا نام نامی
ذکر فرمایا، اور اونھین خلق مین بہت بزرگی بخشی، لاریب
وہ سردار دو عالم ہین کہ جنکا نظیر تمام جہان مین کبھی نہ دیکھا
جائیگا، جب حضرت آدم (علیہ السلام) نے بوسیلۂ جناب محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) خدا سے قبول شفاعت چاہی تو
خدا نے اونھین بخش دیا اور وہ بڑا بخشنے والا ہے اور اسی
طرح (یعنی متوسل بنکر) حضرت نوح (علیہ السلام) نے بھی
کشتی مین اپنے طوفان سے نجات پائی کسی باخبر سے

نارُ الخليلِ بأحمدٍ قد أخمدت
لولاهُ ما كانت في الوجودِ
سعيرًا + لولاهُ ما خلقَ
الوجودُ بأسرِه + هذا الفخارُ
ولا أقولُ نكيرًا + بشرى لكم
يا أمّةَ الهادي به + يومَ
القيامةِ جنّةً وحريرًا + فُضّلتم
حقًّا بأشرفِ مرسلٍ + خيرِ
البريّةِ باديًا وحضورًا + صلّى
عليه اللهُ ربّي دائمًا + ما دامتِ
الدنيا وزادَ كثيرًا +

قوله تعالى

يا أيّها النبيُّ إنّا أرسلناكَ
شاهدًا أي شاهدًا
للرسلِ بالتبليغِ ومبشّرًا
لمن آمنَ بالجنّةِ ونذيرًا
لمن كذّبَ بالنارِ

قوله تعالى

شاهدًا على العامّةِ
ومبشّرًا بالكرامةِ ونذيرًا
للغرامةِ وداعيًا للسلامةِ

لوجو دیکھو، حضرت خلیل اللہ کی آگ حضرت احمد کے طفیل مین ٹھنڈی کی گئی، اگر وہ نہ ہوتے تو اور زیادہ بھڑکتی، اگر وہ نہ ہوتے تو دنیا ساری کی ساری پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی، یہ فخر کی بات ہے، اور یہ مین کوئی انکار کی بات نہین کہتا ہون، اے ایسے راہنما کی امت تجھکو آپ کے سبب سے بشارت ہو قیامت کے دن جنت اور پوشاک حریر کی تم ایک بزرگترین پیغمبر کے سبب بجا طور سے غیرون پر فضیلت دیے گئے، جو بہترین خلائق ہین خواہ وہ شہری ہون یا بدوی میرا رب اللہ اون پر ہمیشہ رحمت نازل فرمائے، جب تک کہ دنیا ہے، اور اوس رحمت کو اور بہت زیادہ کرے (اللہ تعالیٰ کا قول) یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدًا اے نبی ہمنے تمکو بھیجا شاہد بنا کر یعنی شہادت دینے والا رسولون کے لیے (تبلیغ کی) ومبشرًا اور خوشخبری دینے والا اوس کے لیے جو ایمان لایا جنت کی، ونذیرًا، اور ڈرانے والا اوس کے لیے جس نے جھٹلایا دوزخ سے (اللہ تعالیٰ کا قول) شاہدًا، یعنی سب پر شہادت دینے والا، ومبشرًا یعنی کرامت وبزرگی کی بشارت دینے والا، ونذیرًا یعنی تاوان وعذاب سے ڈرانے والا، وداعیًا یعنی سلامتی کے لیے دعوت حق

وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّاَهْلِ الْاِسْتِقَامَةِ

قَوْلُهٗ تَعَالٰی

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا اَیْ
شَاهِدًا لِّلْاَنْبِيَاءِ وَمُبَشِّرًا لِّلْاَوْلِيَاءِ
وَنَذِيْرًا لِّلْاَشْقِيَاءِ وَدَاعِيًا
لِّلْاَتْقِيَاءِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّلْاَصْفِيَاءِ

قَوْلُهٗ تَعَالٰی

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا اَیْ
شَاهِدًا عَلَی الشُّهُوْدِ وَمُبَشِّرًا
لِاَهْلِ السُّجُوْدِ وَنَذِيْرًا لِّاَهْلِ
الْجُحُوْدِ وَدَاعِيًا اِلَی الْمَعْبُوْدِ
وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا عَلَی الصِّرَاطِ
يَوْمَ الْوُرُوْدِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی
شَاهِدًا اَیْ شَاهِدًا لِّلْعَابِدِيْنَ
وَمُبَشِّرًا لِّلْمُوَحِّدِيْنَ
وَنَذِيْرًا لِّلْجَاحِدِيْنَ وَدَاعِيًا
لِّلْمُرِيْدِيْنَ وَسِرَاجًا
مُّنِيْرًا لِّلْوَاجِدِيْنَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی
يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ
اَیْ بَعَثْنٰكَ شَاهِدًا لَّنَا وَ
مُبَشِّرًا مِّنَّا وَنَذِيْرًا

کرنیوالا وسراجا منیرا یعنی سیدھی راہ چلنے والون کے لیے روشن چراغ (اللہ تعالی کا قول) انا ارسلناک شاہدا، ہمنے تمکو بھیجا شاہد بناکر، یعنی شاہد انبیا کے لیے، ومبشرا یعنی اولیا و محبوبان خدا کے لیے بشارت دینے والا، ونذیرا یعنی بدبختون کے لیے ڈرانے والا، وداعیا یعنی متقیون کے لیے دعوت کرنے والا، وسراجا منیرا یعنی برگزیدہ لوگون کے لیے چراغ روشن (اللہ تعالی کا قول) انا ارسلناک شاہدا، ہمنے تمکو بھیجا شاہد بناکر، یعنی شاہدون پر شہادت دینے والا، ومبشرا یعنی سجدہ کرنے والون کے لیے بشارت دینے والا، ونذیرا یعنی اہل انکار کے لیے ڈرانیوالا، وداعیا یعنی معبود کی طرف بلانے والا، وسراجا منیرا یعنی پل صراط پر قیامت کے دن روشن چراغ (اللہ تعالی کا قول) شاہدا یعنی عبادت کرنے والون کے لیے شہادت دینے والا، ومبشرا یعنی موحدین کو بشارت دینے والا، ونذیرا یعنی منکرین کے لیے ڈرانے والا، وداعیا یعنی ارباب ارادت کو بلانیوالا، وسراجا منیرا یعنی واصلین حق کے لیے روشن چراغ، (اللہ تعالی کا قول) یا ایہا النبی انا ارسلناک ای نبی ہم نے تمکو بھیجا، یعنی مبعوث کیا شاہد بناکر، یعنی اپنا شاہد ومبشرا، یعنی ہماری طرف سے بشارت دینے والا، ونذیرا

بِنَا وَدَاعِيًا اِلَيْنَا وَسِرَاجًا لَكُمْ بِنَا وَ
مُنِيْرًا عَلٰى وُجُوْدِنَا، وَكَاَنَّهٗ تَعَالٰى
يَقُوْلُ يَا حَبِيْبُ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ الشَّاهِدُ
وَاَنَا الْوَاحِدُ وَاَنْتَ الْبَشِيْرُ وَاَنَا
الْخَبِيْرُ اَنْتَ النَّذِيْرُ وَاَنَا الْقَدِيْرُ
اَنْتَ الدَّاعِيْ وَاَنَا الْقَاضِيْ، اِشْهَدْ
اَنْتَ فَاَقْبَلُ اَنَا، بَشِّرْ اَنْتَ وَاُكْرِمُ
اَنَا، فَاِنِّيْ كَرِيْمٌ بِالْمَغْفِرَةِ لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ
وَصَدَّقَكَ وَاَقَرَّ، اَنْذِرْ اَنْتَ فَاِنِّيْ
قَدِيْرٌ عَلَى الْاِنْتِقَامِ مِمَّنْ اَشْرَكَ
بِيْ وَاَنْكَرَ وَاسْتَكْبَرَ، وَادْعُ اَنْتَ
فَاِنِّيْ قَاضٍ بِالْحَقِّ عَلٰى مَنْ اَطَاعَ
وَعَصٰى اَوْ عَادَ وَاسْتَغْفَرَ وَاُجِيْبُ
لَكَ وَلِمَنْ تَبِعَكَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ،
وَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ، سَمَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ
سِرَاجًا اَيْ شَمْسًا بِدَلِيْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ
سَمٰوَاتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ
فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا
وَكَمَا اَنَّ الشَّمْسَ نُوْرٌ مِّنَ السَّمَاءِ
الرَّابِعَةِ اِلَى الْاَرْضِ فَمُحَمَّدٌ

یعنی ہمسے ڈرانیوالا، و داعیًا یعنی ہماری طرف
بلانیوالا، وسراجًا یعنی ہمارے وجود کے لیے چراغ، منیرًا
یعنی ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والا، اور گویا کہ باریتعالے
فرماتے ہین ای حبیب ای محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تم
شاہد ہو، اور مین واحد ہون، تم بشیر ہو اور مین خبیر ہون،
تم نذیر ہو اور مین قدیر ہون، تم داعی (بلانے والے) ہو
اور مین قاضی (حاکم) ہون، تم شہادت دو، مین قبول
کرونگا، تم بشارت دو مین کرم کرونگا کیونکہ مین کریم ہون
مغفرت کرنے مین اوس شخص کے لیے جو مجھپر ایمان لایا،
اور تمہاری تصدیق کی اور اقرار کیا، تم ڈراؤ، مین بدلا
لینے پر قادر ہون اوس شخص سے جسنے میرے ساتھ
دوسرے کو شریک کیا، اور مجھے نہ مانا، اور تکبر کیا، تم
لوگونکو میری طرف بلاؤ، بے شک مین حق کا حکم صادر
کرنیوالا ہون اوس شخص پر جسنے میری اطاعت کی اور
جسنے میری نافرمانی کی یا رجوع کیا، اور مغفرت چاہی اور
مین پکار کا جواب دونگا تمہاری اور اوس شخص کی جسنے
تمہارا اتباع کیا، ای سردار بشر (صلے اللہ علیہ وسلم) اور علما
نے کہا ہے کہ نام رکھا آنسرور کا اللہ سبحانہ نے سراج یعنی
شمس بدلیل اللہ تعالے کے قول الم تر کیف خلق اللہ
الی آخر الآیۃ کے اور جیسا کہ شمس نور ہے چوتھے آسمان
کا زمین کی طرف ایسے ہی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)

شمس الاكوان طمس نوره على الشرك
والكفر والطغيان وسمّاه الله تبارك و
تعالى سراجا لانه يهتدى به الى
الظلمت كالسراج يستضاء به وبشر
المؤمنين بان لهم من الله فضلا
كبيرا فذكر رسول الله وسماع
احاديثه يزيد فى الايمان ويضئ
القلوب والابصار بانواع العرفان
فان الله تبارك وتعالى جعل
محبته مشروطة بمحبته وطاعته
مقرونة بطاعته وذكره
مقرونة بذكره وبيعته
معقودة ببيعته وعن امير المؤمنين
ابى الحسن على بن ابى طالب
انه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يا ابا الحسن
ان محمدا رسول رب
العالمين وخاتم النبيين
وقائد الغر المحجلين
سيد جميع الانبياء
والمرسلين الذى تنبا

تمام خلائق کے شمس (آفتاب) ہین کہ جنکے نور نے
شرک وکفر وطغیان کی آنکھون کو بے نور کردیا، اور
نام رکھا آنسرورکا اللہ تبارک وتعالی نے سراج (چراغ)
اسلیے کہ اُنسے راہ ملتی ہے ظلمت مین جیسے چراغ کہ
اوس سے روشنی حاصل کیجاتی ہے اور بشارت دیدی
مومنین کو اس بات کی کہ اُنکے لیے اللہ تعالے کی
طرف سے بڑا فضل واحسان (یا بڑی بزرگی) ہے
پس رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر اور آپکی
حدیثون کا سننا، ایمان مین زیادتی کرتا ہے، اور
دلون اور آنکھون کو معرفت کے انوار سے روشن کرتا
ہے، اسلیے کہ بیشک اللہ تبارک وتعالے نے اپنی
محبت کو آپ کی محبت کے ساتھ مشروط کردیا ہے
اور اپنی طاعت کو اونکی طاعت سے مقرون، اور
اپنے ذکر کو اونکے ذکر سے متصل، اور اپنی بیعت کو اونکی
بیعت سے وابستہ فرمایا ہے اور امیر المومنین ابو الحسن
علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالی عنہ) سے منقول
ہے کہ اونھون نے کہا، فرمایا رسول خدا (صلے اللہ علیہ
وسلم) نے اے ابو الحسن بے شک محمد رب العالمین کے
رسول اور خاتم انبیا ہین اور گروہ غر محجلین (روشن
پیشانیون اور روشن ہاتھ پاؤن والے) کے رہبر اور
سردار جملہ انبیا و مرسلین ہین، جو کہ نبی ہوئے اوس حال مین

وَآدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ رَءُوْفٌ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ رَسُوْلُ
اللهِ اِلٰى كَآفَّةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَمَا
قَالَ سُبْحَانَهٗ فِىْ كِتَابِهِ الْمُبِيْنِ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيِّيْنَ صَاحِبُ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَاللِّوَآءِ الْمَمْدُوْدِ
وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى فِى الْيَوْمِ
الْمَوْعُوْدِ اِمَامٌ هَاشِمِىٌّ قُرَشِىٌّ
وَنَبِىٌّ حَرَمِىٌّ مَكِّىٌّ اَبْطَحِىٌّ تِهَامِىٌّ
اَصْلُهٗ اٰدَمِىٌّ وَفَرْعُهٗ نِزَارِىٌّ
وَحَسَبُهٗ اِبْرَاهِيْمِىٌّ وَنَسَبُهٗ اِسْمٰعِيْلِىٌّ
وَبُقْعَتُهٗ حِجَازِىٌّ وَشَخْصُهٗ عُلْوِىٌّ
وَنُوْرُهٗ قَمَرِىٌّ وَقَلْبُهٗ رَحْمَانِىٌّ
رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا بِالطَّوِيْلِ
الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الدَّانِىْ
اَبْيَضُ اللَّوْنِ عَفِيْفُ النَّفْسِ
مُدَوَّرُ الْوَجْهِ كَثُّ الشَّعْرِ
شَدِيْدُ سَوَادِهٖ وَلَهٗ شَعْرَتَانِ
فِىْ جَسَدِهٖ كَاَنَّهُمَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ
اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ رَائِحَةً

جبکہ حضرت آدم (علیہ السلام) پانی اور مٹی کے
درمیان مین تھے (یعنی مخلوق نہ ہوے تھے) مومنین
پر بہت مہربان اور گنہگارون کے سفارشی ہین
خدا نے اونکو بھیجا تمام مخلوقات کی طرف، جیسا کہ
فرمایا سبحانہ وتعالے نے، اپنی کتاب مبین مین ولکن
رسول اللہ وخاتم النبیین، مگر اللہ کے رسول اور
پیغمبرون کے ختم کرنے والے، اور اوس حوض والے
ہین جہان پیاسے آئینگے اور مقام محمود والے، اور
کھلے ہوے اور دراز جھنڈے والے اور بڑی شفاعت
والے ہین روز قیامت مین پیشوای ہاشمی قریشی اور
نبی حرمی مکی ابطحی تہامی ہین اونکی اصل منسوب بہ
حضرت آدم (علیہ السلام) اور فرع منسوب بہ نزار ہے
اونکا حسب براہیمی اور اونکا نسب اسمعیلی اور اونکا وطن
حجازی ہے، اونکا جسم شریف منسوب بہ بلندی اور
اونکا نور منسوب بہ قمر ہے، اونکا قلب رحمانی ہے رب العالمین
کے رسول ہین نہ ایسے دراز قد کہ حد سے نکلتے ہوئے ہون
نہ ایسے کوتاہ قامت کہ پستی سے نزدیک، سفید رنگ
(یعنی بہت گورے) پارسا ذات، گول چہرے والے
گھنے بالون والے کہ جنکی سیاہی سخت تھی، اور اونکے دو
بال تھے جسم مبارک مین کہ گویا وہ دونون مشک تیز بو
ہین خوش بو مین مشک سے بھی زیادہ خوشبودار دنیا

وَأَسْمَحُ النَّاسِ كَفًّا كَانَ إِذَا سَلَّمَ أَحَدًا وَصَافَحَهُ وَجَدَ فِي يَدِهِ رَائِحَةَ الْمِسْكِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَإِذَا رَأَوْهُ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ كَأَنَّهُ الْقَمَرُ الْمُنِيرُ قَدْ طَلَعَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ كَمَالِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَلَا يَعْلَمُ بِمَكْتُوبِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَنْ رَأَى خَاتَمَ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنَ بِهِ أَوِ ادَّعٰى بِمَحَبَّةِ اللّٰهِ وَمَعْرِفَتِهِ وَقُرْبِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَّبِعَ نَبِيَّهُ وَيَقْتَدِيَ بِسُنَّتِهِ وَيُطِيعَ رَسُولَهُ وَيُبَايِعَ بِهِ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَقُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

کے سب لوگون مین ہاتھ کے زیادہ سخی، اور جب کوئی سلام کرتا، یا اوسے مصافحہ کرتا، تو اپنے ہاتھ مین مشک کی خوشبو تین دن تک پاتا اور جب لوگ انھین مسجد مین بیٹھا ہوا دیکھتے تو (ایسا معلوم ہوتا کہ) گویا وہ روشن چاند ہین کہ چودھوین رات مین (یعنی اپنے کمال کی رات مین) نکل آیا ہے، اونکے دونون مونڈھون کے درمیان، مہر نبوت تھی، کوئی نہین جانتا تھا اوسمین لکھے ہوئے کو سواے اللہ تعالے کے، پس جس شخص نے خاتم النبیین حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا، اور اون پر ایمان لایا، اور اللہ (سبحانہ) کی محبت اور اوسکی معرفت وقرب کا دعوے کیا تو اوسپر واجب ہے کہ اتباع کرے اوسکے نبی کا، اور پیروی کرے اونکے طریقے کی اور اطاعت کرے اوس کے رسول کی اور بیعت کرے اونکی جیسا کہ فرمایا سبحانہ و تعالے نے اپنی کتاب مبین قرآن مجید مین بیشک جو لوگ تمسے بیعت کرتے ہین وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہین، اور جو شخص اطاعت کریگا رسول کی بیشک اوسنے اطاعت کی اللہ (سبحانہ) کی اور کہدو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم لوگ اللہ تعالے سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو، تمکو خدا دوست رکھیگا اور نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے کہ اونھون نے

قَالَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَكْرَمُهُمْ
عِنْدَ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ
شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّاَوَّلُ مَنْ
تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ
يُؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَاَنَا اَحْمَدُ
وَاَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَ
اَنَا نَبِيُّ اللهِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَ
نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ
وَاَنَا الْمَاحِيْ وَاَنَا الْحَاشِرُ
وَالْعَاقِبُ وَالْفَاتِحُ وَالْخَاتِمُ
وَعَبْدُ اللهِ وَالْبَشِيْرُ وَالنَّذِيْرُ
وَالْاَمِيْنُ وَالْمَامُوْنُ وَ
رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
فَهُوَ السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ وَالْهَادِيْ
وَالْمَهْدِيُّ وَالْمُهْتَدِيْ وَالْمُرْتَضٰى
وَالْمُصْطَفٰى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّوْرُ
الْمُبِيْنُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ
وَالْمُبَارَكُ وَنُوْرُ الْاُمَمِ وَ
نُوْرُ اللهِ الَّذِيْ لَا يُطْفٰى
سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ الْبَشَرِ
وَحُجَّةُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ وَ

فرمایا کہ مین سردار اولاد آدم ہون اور اونمین سب سے
زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک اور یہ کہنا میرا بڑائی کی
راہ سے نہین ہے اور مین پہلا سفارش کرنیوالا ہون
اور پہلا وہ شخص جسکی شفاعت قبول کی گئی، اور پہلا
اونمین کا ہون جن سے زمین پھٹے گی اور پہلا اونمین
کا جن کو اذن دیا جایگا سجدہ کا مین احمد ہون اور
مین محمد ہون اور مین اللہ کا حبیب ہون اور مین اللہ کا
نبی ہون اور نبی التوبہ اور نبی الرحمہ، اور نبی الملحمہ ہون
اور مین ماحی ہون (مٹانیوالا کفر و شرک کا) اور مین
حاشر ہون (جمع کرنیوالا لوگون کا) اور عاقب ہون
یعنی پیچھے آنے والا، اور فاتح ہون یعنی کھولنے والا
(راز سربستہ کا) اور خاتم ہون یعنی ختم کرنیوالا نبوت
کا) اور اللہ کا بندہ ہون، اور بشارت دینے والا،
اور ڈرانیوالا اور امانت دار، اور امن مین رکھا گیا،
اور رب العالمین کا بھیجا ہوا ہون پس وہ (یعنی آپ)
چراغ روشن ہین اور راہنما ہین اور ہدایت کیے ہوے
اور راہ یافتہ ہین اور پسندیدہ اور برگزیدہ، اور مختار
(یعنی منتخب و پسندیدہ) اور نور واضح اور حجت (یعنی
حجت الٰہی) اور شاہد اور مبارک ہین اور تمام امتون
کے نور، اور اللہ کے وہ نور جو نہ بجھایا جایگا، تمام
انسانون اور بشر کے سردار اور اللہ کی حجت خلق پر اور

خَيْرُ الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ الْأَعْلَى
وَأَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ حَبِيبُ الرَّحْمٰنِ
ابيات نَبِيٌّ لَهُ مِنْ مُرْسَلَاتِ الرِّضَا
نَبَا وَآدَمُ فِي الْوَرَى أُمَّاتٌ أَكْرَمُهُمْ أَبَا
أَبَى الْقَلْبُ إِلَّا حُبَّ أَشْرَفِ مُرْسَلٍ
وَلٰكِنَّهُ سَيْفٌ عَنِ الْحَقِّ مَا نَبَا
نَبِيٌّ نَبِيهٌ كَنْزُ فَضْلٍ وَلَمْ يَزَلْ
بِتَوْشِيحِ تَرْشِيحِ الْعُلُومِ مُهَذَّبَا
وَأَظْهَرَ فِي التَّعْجِيزِ سِحْرَ بَلَاغَةٍ
وَبِالنَّصْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ أَحْزَابَهُمْ سَبَا
هُوَ الْمُصْطَفَى الْمَبْعُوثُ لِلنَّاسِ رَحْمَةً
عَلَيْهِ سَلَامُ اللهِ مَا هَبَّتِ الصَّبَا
حَلِيمٌ عَظِيمُ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالْحِجَى
بَشِيرٌ نَذِيرٌ صَادِقُ الْقَوْلِ مُجْتَبَى
بِمَوْلِدِهِ قَدْ شُرِّفَتْ مَكَّةُ كَمَا
بِتُرْبَتِهِ قَدْ شَرَّفَ اللهُ يَثْرِبَا
تَبَاشَرَتِ الْأَكْوَانُ يَوْمَ وِلَادِهِ
وَحَفَّتْ بِهِ الْأَكْوَانُ شَرْقًا وَمَغْرِبَا
وَفَاخَرَتِ الْأَرْضُ السَّمَاءَ بِأَحْمَدٍ
فَأَهْلًا وَسَهْلًا بِالْحَبِيبِ وَمَرْحَبَا
قِيلَ لَمَّا أَرَادَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

بہترین مخلوقات اور صاحب منبر اعلیٰ اور برگزیدہ ترین
اولاد آدم خدا کے محبوب **اشعار** ایسے نبی کہ جنکی خبر
فرشتگان ابتدا سے ملی پاکترین خلائق ماں کے
لحاظ سے اور برگزیدہ ترین اونکے باپ کے لحاظ سے
دل نے انکار کیا سوا اشرف ترین پیغمبر کی محبت کے
لیکن وہ ایسی تلوار ہین جو حق سے نہین اُچٹی (یعنی
موقع سے تجاوز نہین کی) ایسے نبی شریف جو بزرگی
کا خزانہ ہین اور وہ ہمیشہ تربیت علوم کی آرایش سے
مہذب اور ظاہر کیا بطور اعجاز کے جادو سے بلاغت
کو اور مدد الٰہی سے فتح کے روز اونکی (کافرونکی) جماعتونکو
قید کر لیا وہی برگزیدہ ہین جو بھیجے گئے ہین لوگونکے
لیے رحمت اونپر اللہ (سبحانہ) کا سلام ہو جب تک باد صبا
چلے بردبار بڑی خلقت اور خُلق و عقل والے بشیر نذیر
بات کے سچے برگزیدہ اونکی ولادت سے شہر مکہ کو
بزرگی دیگئی جیسا کہ اونکی تربت پاک سے اللہ تعالیٰ نے
بزرگی دی یثرب (مدینہ) کو خوش ہوئی کائنات اونکی
پیدایش کے روز اور گھیر لیا اونھین فرشتون نے پورب
اور پچھم سے (یعنی ہر طرف سے) اور زمین نے تفاخر
کیا آسمان پر حضرت احمد مجتبیٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے
پس محبوب خدا کو مین اہلا و سہلا و مرحبا کہتا ہون
بیان کیا گیا ہے کہ جب اللہ تبارک تعالیٰ نے ارادہ کیا

خلق المخلوقات وخفض الارض و
رفع السموات قبض قبضة من نوره
ثم قال لها كوني محمدا فصارت
عمودا من نور فصعد حتى انتهى الى
حجاب العظمة فسجد قال الحمد لله
فقال عز وجل لذلك خلقتك و
سميتك محمدا فبك ابدء الخلق
وبك اختم الرسل ثم ان الله تبارك
وتعالى قسم نور نبينا محمد صلى الله
عليه وسلم اربعة اقسام فخلق
من القسم الاول اللوح ومن الثاني
القلم ثم قال الرب جل شانه للقلم
اكتب فارتعد القلم من هيبة الله
تعالى الف سنة ثم قال اي رب
وما اكتب قال اكتب توحيدي
لا اله الا الله محمد رسول الله
فكتب القلم ذلك واهتدى الى
علم الله تبارك وتعالى في خلقه
وكتب اولاد آدم لصلبه من
اطاع الله ادخله الجنة ومن
عصاه ادخله النار امة نوح

مخلوقات کے پیدا کرنے کا، اور زمین کو پست اور
آسمان کو بلند بنانے کا، تو اپنے نور مین سے بقدر
ایک مشت کے لیا، اور اُسے فرمایا کہ تو محمد ہوجا
(صلی اللہ علیہ وسلم) پس وہ مشت نور ایک ستون نور
ہوگیا، اور بلند ہوا یہان تک کہ حجاب عظمت تک پہونچ
گیا، پھر سجدہ کیا اور کہا، الحمد للہ پس فرمایا عزوجل نے
کہ اسی لیے مین نے تجھے پیدا کیا، اور تیرا نام مین نے
محمد رکھا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور تجھ سے مین خلق کی
ابتدا کرونگا، اور تجھ پر پیغمبرون کو ختم کرونگا، پھر اللہ
تبارک وتعالی نے ہمارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم
کے نور کو چار حصون پر تقسیم کیا، پہلے حصے سے لوح کو
پیدا کیا، اور دوسرے سے قلم کو، پھر فرمایا پروردگار
جل شانہ نے قلم سے کہ لکھ، تو قلم لرزتا رہا اللہ تعالی
کی ہیبت سے ہزار برس تک پھر عرض کیا کہ اے رب
مین کیا لکھون، فرمایا لکھ میری توحید، لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو قلم نے اُسے لکھا، اور
راہ یاب ہوا اللہ تبارک وتعالی کے علم کی طرف اوسکی
مخلوق کے بارے مین، اور لکھا، آدم (علیہ السلام) کی
اولاد صلبی جس نے اطاعت کی اللہ تعالے کی،
اُسے وہ جنت مین داخل کریگا، اور جس نے اُسکی نافرمانی
کی اُسے دوزخ مین داخل کریگا، نوح (علیہ السلام) کی امت

مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ
وَمَنْ عَصَاهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ
اُمَّةُ اِبْرَاهِيْمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ
الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ اَدْخَلَهُ
النَّارَ اُمَّةُ مُوْسٰى مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ
اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ
اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمَّةُ عِيْسٰى مَنْ
اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ
عَصَاهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ
اَطَاعَ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ
عَصَاهُ، اَرَادَ الْقَلَمُ اَنْ يَّكْتُبَ
اَدْخَلَهُ النَّارَ، فَاِذَا النِّدَاءُ
مِنَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى، تَاَدَّبْ
يَا قَلَمُ، فَانْشَقَّ الْقَلَمُ وَقُطَّ بِيَدِ
الْقُدْرَةِ ثُمَّ جَرٰى فِي اللَّوْحِ
الْمَحْفُوْظِ ثُمَّ قَالَ الْقَلَمُ اَيْ
رَبِّ وَمَا اَكْتُبُ، قَالَ اُكْتُبْ
اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ
وَرَوٰى وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ
اَنَّهُ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ

جس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اُسے وہ جنت
مین داخل کریگا، اور جس نے اوسکی نافرمانی کی
اُسے دوزخ مین داخل کریگا، ابراہیم (علیہ السلام)
کی امت جس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اُسے وہ
جنت مین داخل کریگا، اور جسنے اُسکی نافرمانی کی
اُسے دوزخ مین داخل کریگا، موسیٰ (علیہ السلام) کی
امت جس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اُسے وہ
جنت مین داخل کریگا اور جسنے اُسکی نافرمانی کی اُسے
دوزخ مین داخل کریگا، عیسیٰ (علیہ السلام) کی امت
جسنے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اُسے وہ جنت مین
داخل کریگا اور جس نے اُسکی نافرمانی کی اُسے دوزخ
مین داخل کریگا، سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جسنے
اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اُسے وہ جنت مین داخل
کریگا، اور جسنے اُسکی نافرمانی کی قلم نے چاہا کہ (حسب دستور)
لکھے اُسے دوزخ مین داخل کریگا، ناگاہ حضرت علیِ
اعلیٰ سے آواز آئی کہ ادب کر اے قلم، پس قلم شق
ہوگیا اور اوسپر قدرت کے ہاتھ سے قط رکھا گیا پھر
لوح محفوظ مین کھینچا گیا، پھر قلم نے عرض کیا کہ اے
رب مین کیا لکھون، ارشاد ہوا کہ لکھ، امت گنہگار
ہے اور خداے غفور، اور وہب بن منبہ نے
روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا

۵ قط کی صفائی اور روانی کے لئے ۱۲

وَاَلقٰی فِیہِ الرُّوحَ وَفَتَحَ عَینَیہِ وَنَظَرَ
اِلٰی بَابِ الجَنَّۃِ فَاِذَا مَکتُوبٌ عَلَیہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ فَقَالَ اٰدَمُ
اَیْ رَبِّ ہَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا ھُوَ اَعْظَمُ
عَلَیکَ مِنِّی قَالَ نَعَمْ یَا اٰدَمُ وَھُوَ مِنْ
ذُرِّیَّتِکَ وَلَوْلَاہُ مَا خَلَقْتُکَ فَلَمَّا
خَلَقَ اللہُ حَوَّآءَ عَلَیہَا السَّلَامُ وَقَدْ
رُکِّبَتْ فِیہِ الشَّھْوَۃُ فَقَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ
وَمَا ھٰذِہٖ قَالَ ھٰذِہٖ اَمَتِی حَوَّآءُ قَالَ
یَا رَبِّ زَوِّجْنِی اِیَّاھَا قَالَ ھَاتِ مَھْرَھَا
قَالَ اَیْ رَبِّ وَمَا مَھْرُھَا قَالَ اَنْ
تُصَلِّیَ عَلٰی صَاحِبِ ھٰذَا الْاِسْمِ مَرَّۃً
عَشْرًا وَقَالَ کَعْبُ الْاَحْبَارِ لَمَّا اَرَادَ اللہُ
سُبْحَانَہٗ اَنْ یَّخْلُقَ نَبِیَّنَا مُحَمَّدًا اَمَرَ
جِبْرَئِیلَ اَنْ یَّاْتِیَہٗ بِالْقُبْضَۃِ
الْبَیْضَآءِ الَّتِیْ ھِیَ مَوْضِعُ قَبْرِہٖ
فَغُمِسَتْ فِیْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ وَ
طِیْفَ بِھَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فَعَرَفَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ قَدْرَ مُحَمَّدٍ
(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَفَضْلَہٗ
قَبْلَ اَنْ یَّعْرِفَ اٰدَمُ وَنَسْلَہٗ،

اور اون مین روح ڈالی اور اونھون نے اپنی آنکھین
کھولین، اور دروازہ جنت کی طرف نظر اوٹھائی تو ناگاہ
دیکھا کہ اوسپر لکھا ہوا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس
آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ای رب کیا آپ نے کوئی
ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو آپکے نزدیک مجھسے بھی
زیادہ با عظمت ہے، فرمایا کہ ہان ای آدم اور وہ تمھاری
اولاد مین سے ہے، اور اگر وہ نہوتا تو مین تمکو پیدا نہ کرتا،
پھر جب اللہ تعالےٰ نے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کیا،
اور حضرت آدم علیہ السلام کے اندر شہوت کا جزو ملایا گیا
تو اونھون نے عرض کیا (پوچھا) ای رب یہ کون ہے،
فرمایا یہ میری باندی حوا ہے، عرض کیا، اے رب مجھے
بیاہ دے اوسسے فرمایا، اوسکا مہر لاؤ، عرض کیا، ای رب
کیا ہے اوسکا مہر فرمایا، یہ کہ تم اس نام والے شخص (یعنی محمد
صلے اللہ علیہ وسلم) پر دس مرتبہ درود پڑھو، اور کہا کعب الاحبار
نے کہ جب اللہ سبحانہ نے چاہا کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و
سلم کو پیدا کرے تو جبریل (علیہ السلام) کو حکم فرمایا کہ لائے
اوس خاک روشن کی ایک مٹھی جو مقام قبر شریف ہے،
پھر جنت کی نہرون مین وہ غوطے دیگئی، اور آسمانون
اور زمین مین اوسکو گھمایا گیا، پس فرشتون نے حضرت
محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مرتبہ اور اونکی بزرگی کو جان لیا
قبل اسکے کہ حضرت آدم (علیہ السلام) اور اونکی نسل کے

ثُمَّ اِنَّ اللهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالیٰ اَدَّخَرَ نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ فِیْ سِرِّ عَظْمَتِهٖ وَ کَتَبَ اِسْمَهٗ عَلیٰ عَرْشِهٖ فَلَمَّا خَلَقَ اٰدَمَ اَوْدَعَ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِیْ صُلْبِهٖ فَسَمِعَ فِیْ ظَهْرِهٖ نَشِیْشًا کَنَشِیْشِ الطَّیْرِ فَقَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ مَا هٰذِهِ النَّشِیْشُ قَالَ هٰذَا تَسْبِیْحُ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاۤءِ الَّذِیْ اُخْرِجُهٗ مِنْ ظَهْرِكَ وَاُوْدِعُهٗ فِی الْاَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْاَحْشَاۤءِ الزَّاهِرَةِ ثُمَّ نَظَرَ اٰدَمُ اِلَی الْعَرْشِ فَرَاٰی اِسْمَ مُحَمَّدٍ مَقْرُوْنًا بِاسْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ یَا رَبِّ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ قَرَنْتَ اِسْمَهٗ بِاِسْمِكَ قَالَ هٰذَا سَیِّدُ الْاَنْبِیَاۤءِ مِنْ وُّلْدِكَ وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ فَلَمَّا اُصِیْبَ اٰدَمُ بِوَسْوَسَةِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ الْمَارِدِ وَاُهْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ فَقَالَ یَا رَبِّ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْوَلَدِ اِرْحَمْ هٰذَا الْوَالِدَ فَنُوْدِیَ هُنَالِكَ وَعِزَّتِنَا وَجَلَالِنَا لَوْ تَشَفَّعْتَ اِلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ فِیْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ

لوگ جانین کہ پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کو بطور ذخیرہ کے حجاب عظمت مین اور لکھا اونکے نام کو اپنے عرش پر پس جب آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا تو اوس نور کو اونکی پشت مین ودیعت کیا، پھر سنی اونھون نے اپنی پشت مین ایک آواز مثل آواز پرندہ کے تو عرض کیا آدم علیہ السلام نے اے رب یہ کیا آواز ہے، فرمایا یہ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح ہے جنکو مین تمھاری پشت سے نکالونگا اور اونکو پاک پشتون اور روشن بطنون مین ودیعت کرونگا، پھر حضرت آدم علیہ السلام نے عرش کی طرف نظر کی تو دیکھا حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے نام کو ملا ہوا اللہ عز وجل کے نام سے تو عرض کیا اے رب کون ہے یہ شخص جسکے نام کو تونے اپنے نام سے ملایا ہے فرمایا یہ سردار انبیا ہین تمھاری اولاد مین سے اور اگر یہ نہوتے تو مین تمکو پیدا نہ کرتا، پس جب مبتلا ہوئے آدم علیہ السلام شیطان مردود سرکش کے وسوسے سے اور اُتارے گئے زمین کی طرف تو عرض کیا ای رب اس لڑکے کی حرمت سے اس باپ پر رحم کر، تو اوس موقع پر ندا کی گئی کہ قسم ہے ہماری عزت اور ہماری بزرگی کی اگر تم شفاعت کرتے ہمارے پاس محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے تمام آسمانون اور زمین والون کے بارے مین تو

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَتَقَبَّلْ
تَوْبَتِي فَقَالَ سُبْحَانَهُ مِنْ اَيْنَ عَرَفْتَ
مُحَمَّدًا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنِّي رَأَيْتُ فِي
كُلِّ مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ
اَنَّهُ اَكْرَمُ الْخَلْقِ عِنْدَكَ، وَقَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا وَّ
اٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ
جَاءَ فِي وُجُوْدِ الْعَالَمِ وَلَا مَآءَ وَلَا طِيْنَ
وَلَا جِسْمَ وَلَا اٰدَمَ، وَقَدْ سُئِلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
اَوَّلِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي الْكَوْنِ فَقَالَ
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ وَمِنْ
نُوْرِيْ خَلَقَ جَمِيْعَ الْكَائِنَاتِ، وَذَكَرَ
بَعْضُ الْمُعْتَنِيْنَ بِالْاَخْبَارِ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ
جَدَّ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَاٰى فِي النَّوْمِ رُؤْيَا فَانْتَبَهَ
وَهُوَ مَذْعُوْرٌ فَاَتَى الْكَهَنَةَ
قُرَيْشٍ وَقَصَّهَا عَلَيْهِمْ وَقَالَ
رَاَيْتُ كَاَنَّهُ خَرَجَ مِنِّي سِلْسِلَةٌ
ذَاتُ نُوْرٍ عَظِيْمٍ تَخْطَفُ الْاَبْصَارَ

بطفیل محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے بخش دے میری خطا
اور قبول کر میری توبہ تو اللہ سبحانہ نے فرمایا کہ تم نے کہان
سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو پہچانا، اونھون نے عرض
کیا کہ ای رب بتحقیق مین نے دیکھا جنت کے ہر مقام
مین کہ اوسپر لکھا ہوا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، پس مین
نے جان لیا کہ بے شک وہ بزرگترین خلق ہین آپ کے
نزدیک اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نبی تھا
بحالیکہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی
ہنوز پیدا نہ ہوے تھے) اور مین پہلا شخص ہون اون لوگون
مین کا جو عالم وجود مین آئے (یعنی پیدا ہوے) جبکہ نہ
پانی تھا، نہ کیچڑ مٹی. نہ جسم، اور نہ آدم (علیہ السلام) اور سوال کیا گیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اول چیز کا جسکو اللہ تعالے نے
عالم کائنات مین پیدا کیا، آپنے فرمایا پہلی چیز جسے خدا نے
پیدا کیا میرا نور ہے، اور میرے نور سے اوس نے تمام کائنات
کو پیدا کیا، اور اخبار و احادیث کے بعض اہتمام کرنیوالون
(یعنی بعض محدثین) نے ذکر کیا ہے، کہ عبد المطلب ہمارے
نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا نے سوتے مین ایک خواب
دیکھا پس وہ بیدار ہوگئے درحالیکہ وہ خوف زدہ تھے،
اور آئے کاہنان قریش کے پاس اور بیان کیا اس خواب کو
اونسے اور کہا کہ مین نے دیکھا کہ گویا مجھ مین سے ایک زنجیر بڑی
روشنی والی (یعنی بہت نورانی) نکلی جو آنکھونکو خیرہ کر دیتی ہے

ولها اربعة اطراف طرف بلغ
مشارق الارض وطرف بلغ مغاربها
وطرف لحق باسباب السموات وطرف
جاوز الثرى فبينما انا انظر اليها اذ
تحولت شجرة عظيمة خضراء جامعا
لانواع الثمار ورأيت تحتها شخصين
مهيبين فقلت لاحدهما من انت
قال انا نوح وقلت للاخر من
انت قال ابراهيم الخليل قد جئناك
لنستظل بهذه الشجرة التي خرجت
من ظهرك فطوبى لك فقالت
الكهان هذه بشارة لك لا لنا و
لئن صدق رؤياك ليخرجن من
ظهرك رجل يدعو اهل المشرق
والمغرب من البر والبحر وليكونن
رحمة لقوم ونقمة للاخرين فلما
ولد عبد الله فرح عبد المطلب جد
النبي محمد صلى الله عليه وسلم
بذلك فرحا شديدا وسر بذلك
سرورا عظيما **ابيات** له النسب
العالي فليس كمثله حسيب

اور اُسکے چار کنارے ہین ایک کنارہ زمین کے مشرق تک پہونچگیا ہے اور ایک کنارہ اوسکے مغرب تک اور ایک کنارہ آسمان کے راستون اور اوسکے دروازون سے جا ملا ہے اور ایک کنارہ زمین سے بھی نیچے کی طرف تجاوز کر گیا ہے پھر اسی حال مین جبکہ مین اُسے دیکھ رہا تھا ناگاہ وہ زنجیر ایک بہت بڑا سرسبز درخت بنگئی جو اقسام میوجات کو جامع ہے اور مین نے اوسکے نیچے دو باہیبت شخصونکو دیکھا تو مین نے اونمین سے ایک سے کہا کہ تم کون ہو، اوھون نے کہا مین نوح ہون اور دوسرے سے مین نے کہا کہ تم کون ہو اوھون نے کہا کہ ابراہیم خلیل، ہم لوگ تمھارے پاس آئے ہین تاکہ اس درخت سے سایہ لین جو تمھاری پشت سے نکلا ہے پس خوشی ہے تمھارے لیئے یہ سنکر کاہنون نے کہا کہ یہ خوشخبری تمھارے لیے ہے نہ کہ ہمارے لیئے اور اگر تمھارا خواب سچا ہے تو ضرور تمھاری پشت سے ایک شخص نکلیگا (یعنی پیدا ہوگا) جو دعوت کریگا (دعوت الی الحق) اہل مشرق و مغرب کی خشکی و تری والون مین سے (اس سے مراد عموم دعوت ہے) اور بے شک وہ باعث رحمت ہوگا ایک قوم کے لیے اور باعث عذاب دوسری کے لیئے پس جبکہ عبداللہ پیدا ہوئے تو عبد المطلب حضرت محمد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا اس سے بہت خوش اور بڑے مسرور ہوئے **اشعار** اونکا نسب عالی ہے بس نہین ہے اونکے جیسا کوئی حسب والا

نسيبٌ منعمٌ متكرمٌ + اقدمهٔ في
كل خيرٍ لانه + اذا كان مسلمٌ
فالنسيب مقدمٌ + جميلٌ بتاج
المكرمات متوجٌ + جليلٌ بالاء
البهاء معممٌ + فما الكون الا حلة
ومحمدٌ + طرازٌ بانوار النبوة معلمٌ
له الشمس والبدر المنير اطاعتا +
كذا الضب حتى الظبي جاء يسلمٌ +
بمبعثه الاصنام خرت نصا غرا +
له حلل الله الذي كان يحرمٌ +
فلولاه ما سارت لطيبة نوقنا +
ولولاه ما كان الحداة تزمزمٌ +
الا قل لقومٍ نازعوا ان اردتم +
نجاةً به صلوا عليه وسلموا انه قيل
ولما بلغ عبد الله والد النبي صلى
الله عليه وسلم رغبت في خطبته
النساء ورؤساء اكابر قريش و
كان لم يكن للنساء حديث في
بيوتهن الا عبد الله فحكي
ذلك لوالده عبد المطلب
فقال له يا ولدي اخرج

کوئی نسب والا صاحب انعام اور کریم مین اونکو ہر
امر خیر مین مقدم کرتا ہون اسلیے کہ جب مدح ہوتی ہے
تو نسیب [له] مقدم ہوا کرتا ہے وہ صاحب جمال ہین اور
بزرگیون کے تاج سے تاج پوش بزرگ ہین اور نور کی
نعمتون سے عمامہ باندھے ہوئے نہین ہے کائنات مگر
ایک حلہ (یعنی پوشاک) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے
نقش ہین جو انوار نبوت سے مخطط ہے سورج اور روشن
چاند نے اونکی فرمانبرداری کی ایسے ہی گوہ نے یہانتک
کہ ہرن آیا سلام کہتا ہوا اونکی بعثت کے باعث بت
منہ کے بل گر پڑے ذلت سے اونکے لیے حلال کردیا
اللہ تعالے نے اوس چیز کو جو پہلے حرام تھی اگر وہ نہ ہوتے
تو طیبہ (یعنی مدینہ منورہ) کی طرف ہماری اونٹنیان نہ چلتین
اور اگر وہ نہوتے تو حُدی پڑھنے والے زمزمہ سنجی نہ کرتے ہان سنو
کہدو اوس جماعت سے جسنے انسے مخالفت کی اور جھگڑا کیا
کہ اگر تم نجات چاہتے ہو اونکے ذریعے سے تو اونپر درود پڑھو
اور سلام بھیجو کہا گیا ہے کہ جب عبد اللہ والد نبی صلی اللہ علیہ
وسلم بالغ ہوئے تو رغبت کی اونکی خواستگاری مین عورتون
اور بڑے بڑے سرداران قریش نے اور حال یہ ہوا کہ نہین
تھا عورتون کے لیے کوئی چرچا اپنے گھرون مین سوا عبد اللہ
کے پس بیان کی گئی یہ بات اونکے والد عبد المطلب
تو اونھون نے عبد اللہ سے کہا کہ اے میرے لڑکے نکل جاؤ

له نسیب بمعنی صاحب نسب و بمعنی تشبیب کے آیا ہے

إلى الصيد لتستريح من النساء فخرج
عبد الله ومعه وهب الزهري قال
وهب فبينما نحن في طريق البرية
وإذا بعسكر من اليهود شاهرين
سيوفهم وهم نحو سبعين فارسا
فتلقاهم وهب فقال لهم ما الذي
تريدون قالوا نريد نقتل عبد الله
قال وهب وما ذنبه قالوا ليس له ذنب
ولكن في ظهره نبي دينه ناسخ لجميع
الأديان وملته ماحية لجميع الملل
فنحن نقتل عبد الله حتى لا يظهر محمد
(صلى الله عليه وسلم) قال وهب
الزهري فبينما نحن وإياهم في الحديث
وإذا بعسكر من السماء فقتلوا اليهود
عن آخرهم فرجع عبد الله ومعه
وهب إلى عبد المطلب فحكوا ما جرى
لهم مع اليهود فقال عبد المطلب يا
وهب قد خطبت مني ناس كثير و
لم أدر لمن أزوجه فقال وهب إن
لي ابنة اسمها آمنة أرسل إلى
أم عبد الله لتنظرها

شکار کی طرف تا کہ راحت پاوے عورتون سے پس نکلے
عبد اللہ اور اونکے ساتھ وہب زہری بھی تھے کہا وہب
نے پس درمیان اس حال کے کہ ہم صحرا کے راستے مین تھے
ناگاہ ہم لوگ یہودیون کے ایک لشکر پر گذرے جو اپنی
تلوارین کھینچے ہوئے تھے اور وہ قریب ستر سوار ونکے تھے
پس ملے اونسے وہب (ناقل خبر) اور اونسے کہا کیا چاہتے
ہو تم لوگ اونھون نے کہا ہم چاہتے ہین کہ عبد اللہ کو قتل
کرین وہب نے کہا کیا گناہ ہے اونکا اونھون نے کہا
کوئی گناہ نہین ہے اونکا مگر یہ کہ اونکی پشت مین ایک
نبی ہین جنکا دین تمام دینون کا ناسخ ہے اور اونکی ملت
تمام ملتون کی مٹانے والی ہے تو ہم قتل کرینگے عبد اللہ کو تا کہ
نہ ظاہر ہون محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کہا وہب زہری نے
درمیان اسکے کہ ہم اور وہ اسی گفتگو مین تھے کہ ناگاہ ایک
لشکر کو دیکھا کہ آسمان سے اوترا اور اون تمام یہودیون کو
قتل کر ڈالا پھر واپس آئے عبد اللہ اور اونکے ساتھ وہب
عبد المطلب کی طرف اور بیان کیا اونھون نے جو کچھ پیش
آیا اونھین یہودیونکے ساتھ تب کہا عبد المطلب نے کہ
اے وہب خواستگاری کی مجھسے بہت سے لوگون نے
اور میری سمجھ مین نہین آیا کہ مین کس سے عبد اللہ کو بیاہ دون
تو کہا وہب نے کہ میری ایک لڑکی ہے جسکا نام آمنہ ہے
بھیجو میری طرف عبد اللہ کی مان کو کہ وہ اوسے دیکھین

ثُمَّ مَضَى اِلَى زَوْجَتِهِ اٰمِنَةَ فَوَاقَعَ
مَعَهَا وَزُفَّتْ اٰمِنَةُ فِي اَرْبَعَةٍ
مِّنْ شَهْرِ رَجَبٍ فَمَرِضَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ
وَمَاتَتْ مِنْهُنَّ مِائَةُ صَبِيَّةٍ حُزْنًا
وَّاَسَفًا عَلَى نُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ
عَبْدُ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيَّةَ وَجَمَالَهَا وَمَا عَرَضَتْ
عَلَيْهِ مِمَّا لَدَيْهَا فَجَاءَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهَا
فَلَمْ يَرَ مِنَ الْاِقْبَالِ عَلَيْهِ اٰخِرًا
كَمَا رَاٰهُ مِنْهَا اَوَّلًا فَقَالَ لَهَا
يَا فَاطِمَةُ هَلْ لَكِ فِيْمَا قُلْتِ
بِالْاَمْسِ خَلَا قَالَتْ لَهُ قَدْ كَانَ
مَرَّةً وَالْيَوْمَ لَا فَذَهَبَتْ مَثَلًا
ثُمَّ نَظَرَتْ اِلَيْهِ وَقَالَتْ لَهُ يَا
فَتَى اَيَّ شَيْءٍ صَنَعْتَ بَعْدِيْ
قَالَ وَاقَعْتُ عَلٰى زَوْجَتِي
اٰمِنَةَ فَقَالَتِ الْخَثْعَمِيَّةُ وَاللّٰهِ
اِنِّيْ لَسْتُ بِصَاحِبَةِ رِيْبَةٍ
وَلٰكِنِّيْ رَاَيْتُ نُوْرَ النُّبُوَّةِ فِيْ
وَجْهِكَ فَاَرَدْتُ اَنْ يَّكُوْنَ
ذٰلِكَ النُّوْرُ فِيْ بَطْنِيْ فَاَبَى اللّٰهُ
اَنْ يَّجْعَلَهُ فِيْ اِلَّا حَيْثُ شَاءَ

پھر گئے عبد اللہ اپنی بی بی آمنہ کی طرف اور ان سے
ہم بستری کی اور آمنہ کا زفاف ہوا ماہ رجب کی چوتھی
تاریخ مین پس بیمار ہوگئین (حسد کی بیماری سے)
قریش کی عورتین، اور مرگئین اونمین سے سو لڑکیان
غم واندوہ سے نور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر
(کچھ دن بعد) یاد کیا عبد اللہ نے اوس خثعمیہ عورت کو اور
اوسکے حسن وجمال کو اور اوس امر کو جسے اوسنے اونپر پیش
کیا تھا یعنی جو چیز کہ اوسکے پاس تھی (سوا وٹ اور
خواہش ہم بستری) اور وہ آئے اور متوجہ ہوئے اوسکی
طرف تو نہ دیکھی اوسکی کچھ توجہ اپنے اوپر اخیر مین جیسی کہ
دیکھی تھی وہ توجہ اوس سے اول دفعہ پھر خود کہا اوس
سے کہ ای فاطمہ آیا تجھے رغبت ہے اوس امر مین جسے
تو نے کہا تھا گذشتہ کل کے روز، اوسنے کہا ایک دفعہ وہ
خیال تھا اور اب تو وہ نہین ہے پس یہ کلمہ ضرب المثل
ہوگیا پھر دیکھا فاطمہ نے عبد اللہ کی طرف اور اُنسے کہا کہ
ای جوان تم نے کونسا کام کیا میرے یہان سے جانیکے بعد
اُنھون نے کہا مین نے اپنی بی بی آمنہ کے ساتھ
ہم بستری کی تب خثعمیہ نے کہا کہ واللہ مین زناکار نہین
ہون لیکن مین نے نور نبوت دیکھا تھا تمھارے چہرے
مین تو مین نے چاہا تھا کہ وہ نور میرے شکم مین ہو پس اللہ
نے انکار کیا یعنی نہ چاہا کہ اوسکو ٹھیرائے مجھ مین سوا اوس جگہ

كَانَ وَلٰكِنْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبِرْ زَوْجَتَكَ
اَنَّهَا حَمَلَتْ بِخَيْرِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ
نَبِيِّهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَات
خُذُوْا اِلَى اَمَانًا مِّنْ لَوَاحِظِهَا النُّجْلِ +
وَاِلَّا سَلُوْهَا مَنْ اَحَلَّ لَهَا قَتْلِيْ +
فَلَوْ عَلِمَتْ مَاذَا اُلَاقِيْ مِنَ الْاَسٰى +
لَمَا حَلَّلَتْ هَجْرِيْ كَمَا حَرَّمَتْ وَصْلِيْ +
فَرِيْدَةُ حُسْنٍ لَا يُرٰى قَطُّ مِثْلُهَا +
كَمَا لَا يُرٰى بَيْنَ الْوَرٰى عَاشِقٌ مِّثْلِيْ +
اَرٰى جَوْرَهَا عَدْلًا اِذَا حَكَمَتْ بِهٖ +
فَنَاهِيْكَ مِنْ جَوْرٍ وَّنَاهِيْكَ مِنْ
عَدْلٍ + مُبَرْقَعَةٌ تَجْلٰى عَلٰى
ذٰلِكَ الْحِمٰى + هِيَ النُّوْرُ لٰكِنْ ضَلَّ
فِيْ حُبِّهَا عَقْلِيْ + مَتٰى يَنْظُرُ الْمُشْتَاقُ
حُسْنَ جَبِيْنِهَا + وَيَجْمَعُ قَبْلَ الْمَوْتِ
رَبِّيْ بِهَا شَمْلِيْ + وَاَسْعٰى اِلٰى
ذَاكَ الضَّرِيْحِ مُسَلِّمًا + عَلٰى
مَنْ سَمَا قَدْرًا عَلٰى سَائِرِ الرُّسُلِ +
اَقُوْلُ لَهٗ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَاللِّوَاءِ +
وَمَنْ فَضْلُهٗ قَدْ عَمَّ فِي الصَّعْبِ
وَالسَّهْلِ + دَعَوْتَ بِاَشْجَارِ الْفَلَاتِ

کے جہان وہ اب واقع ہوا لیکن ای عبد اللہ خبر دو
اپنی بی بی کو کہ وہ حاملہ ہوئی ہین تمام روی زمین والون مین
بہتر شخص سی اور اونکے نبی سے (صلی اللہ علیہ وسلم) اشعار
میرے لیے پناہ لو اوسکی بڑی اور کشادہ آنکھون سے +
ورنہ اوس سے پوچھو کہ کس نے حلال کر دیا اُسے میرا قتل +
اگر وہ جانتی اوس امر کو جس سے مین دوچار ہو رہا ہون
یعنی غم + تو نہ حلال کرتی میرے ہجر کو جیسے کہ حرام کیا اوسنے
میرے وصل کو + (وہ محبوبہ) یکتای حسن و جمال ہے جسکی
مثل ہرگز نہین نظر آئیگا جیسا کہ نہین نظر آئیگا خلق کے
درمیان کوئی عاشق میرے جیسا + مین اوسکے ظلم کو عدل
سمجھتا ہون جب وہ حکم کرتی ہے اوسکا + بس کافی ہے
تجھکو ایسا جور اور کافی ہے تجھکو یہ عدل + وہ برقع پوش ہے
جو جلوہ گر ہوتی ہے اوس چراگاہ پر (جو محبوبہ کا مقام ہے)
وہ نور ہے لیکن گمراہ ہوگئی ہے اوسکی محبت و عشق مین
میری عقل + کب دیکھیگا عاشق مشتاق اوسکے حسن پیشانی کو
اور کب جمع کریگا قبل موت کے میرا رب اوسکے باعث سے
میری پریشانی کو + اور کب مین دوڑ کر جاونگا اوس تربت
کی جانب سلام کرتا ہوا اوس شخص پر جو برتر ہوا قدر و منزلت
مین تمام پیغمبرون پر + اور کہونگا اُنسے اے صاحب حوض و
صاحب لوا، اور ای وہ شخص جسکا فضل و احسان عام ہے
سخت و نرم زمین مین + بلایا آپ نے جنگل کے درختون کو

فأقبلت + وحنّ إلى لقياك جذع
من النخل + يصبرني منك
العذول وإنني + من الوجد لا
أصغي للوم ولا عذل + كأن عذولي
فيك يا شافع الورى + أبو لهب
في العقل وهو أبو جهل +
أقول لنفسي طالبتني بعزها +
وكيف تريد النفس عزاً
بلا ذل + تريدين إدراك
المعالي رخيصة ، ولا بد
دون الشهد من إبر النحل +
قطعت زماني بامتداح
محمداً ، وسيرته بين الورى
أبداً شغلي + ومن أنا حتى
أن أكون مادح ماله ، ومادح
الإله العرش جل عن المثل +
عليه صلوة الله ما لاح بارق +
سحيراً على وادي المحصب
والأثل + وروي عن النبي صلى الله
عليه وسلم أنه قال أهبطني الله
إلى الأرض في صلب آدم

تو وہ سامنے آگئے + اور مشتاق ہوا آپکی ملاقات کا تنہ
درخت خرما کا + مجھکو آپ سے صبر کرنیکی تلقین کرتا ہے
ملامت گر + اور بے شک مین غم عشق سے نہین کان
رکھتا ہون ملامت کی طرف اور نہ سرزنش کی طرف
گویا کہ میرا ملامت گر آپکے بارے مین اے شافع خلق ابو لہب
ہے عقل مین ، حالانکہ وہ ابو جہل یعنی بڑا جاہل ہے +
مین کہتا ہون نفس سے جو مطالبہ کرتا ہے مجھسے اپنی
عزت کا ، اور کیونکر چاہتا ہے نفس کسی عزت کو بغیر
ذلت کے (یہ جملہ معترضہ ہے مقصود یہ ہے کہ نفس کو عزت
کا حصول بغیر ذلت کے ممکن نہین) کہ کیا تو چاہتا ہے
مراتب کا پالینا (یعنی حاصل کرلینا) ارزان طور پر حالانکہ
نہین چارہ ہے شہد سے پہلے مکھیون کے سوزن سے +
مین نے اپنی مدت حیات گذار دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدح طرازی مین - اور اونکی سیرت مقدسہ کا بیان
درمیان خلائق کے ہمیشہ میرا شغل ہے + اور مین کون ہون
کہ آپ کا مداح ہون جبکہ معبود عرش کی مدح برتر ہے اپنے
مثل سے (یعنی اوسکی مدح کے آگے میری مدح کچھ نہین)
اون پر اللہ کی رحمت نازل ہو جب تک کہ برق چمکے
صبح کے وقت وادی محصب اور جھاؤ کے درختون پر +
اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونھون
نے فرمایا کہ اوتارا مجھے اللہ تعالے نے زمین کی طرف پشت آدم

وَحَمَلَنِيْ فِي السَّفِيْنَةِ مَعَ نُوْحٍ وَّ
قَدْ قُذِفَ فِي النَّارِ فِيْ صُلْبِ اِبْرَاهِيْمَ
وَلَمْ اَزَلْ اُنْقَلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰى
صُلْبٍ حَتّٰى وَصَلْتُ اِلٰى صُلْبِ اَبِيْ
عَبْدِ اللّٰهِ فَنَبِيُّنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ
عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ
بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ
بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ
بْنِ نَضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ
بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسِ بْنِ
مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مُعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ
اِلٰى هُنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاخْتَلَفُوْا
فِيْ تَسْمِيَةِ بَقِيَّةِ اَجْدَادِهٖ قِيْلَ
لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِخْرَاجَ
تِلْكَ الْوَدِيْعَةِ مِنْ خَزَائِنِ
الْاَصْلَابِ الزَّكِيَّةِ الرَّفِيْعَةِ ظَهَرَتْ
لِاِنْتِقَالِ نُوْرِهِ الْاٰيَاتُ وَتَبَاشَرَتْ
بِهٖ جَمِيْعُ الْمَخْلُوْقَاتِ وَنُوْدِيَ
فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ
يَا عَرْشُ تَبَرْقَعْ بِالْاَنْوَارِ يَا كُرْسِيُّ

علیہ السلام مین اور سوار کیا مجھے کشتی مین نوح علیہ السلام
کے ساتھ، اور ڈالا مجھے آگ کے اندر پشت ابراہیم علیہ السلام
مین اور ہمیشہ مین منتقل ہوتا رہا ایک پشت سے دوسری
پشت کی طرف یہان تک کہ مین پہونچا اپنے والد عبد اللہ
کی پشت تک پس ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹے ہین عبد اللہ کے اور وہ بیٹے ہین عبد المطلب کے اور
وہ بیٹے ہین ہاشم کے اور وہ بیٹے ہین عبد مناف کے، اور
وہ بیٹے ہین قصی کے، اور وہ بیٹے ہین کلاب کے اور وہ بیٹے
ہین مُرّہ کے اور وہ بیٹے ہین کعب کے اور وہ بیٹے ہین لوی کے
اور وہ بیٹے ہین غالب کے، اور وہ بیٹے ہین فہر کے اور وہ بیٹے
ہین مالک کے اور وہ بیٹے ہین نضر کے اور وہ بیٹے ہین کنانہ
کے، اور وہ بیٹے ہین خزیمہ کے اور وہ بیٹے ہین مدرکہ کے اور
وہ بیٹے ہین الیاس کے اور وہ بیٹے ہین مضر کے اور وہ بیٹے ہین
نزار کے، اور وہ بیٹے ہین مُعد کے اور وہ بیٹے ہین عدنان کے
یہانتک آپکا نسب متفق علیہ ہے، اور اختلاف کیا ہے علما نے
نسب کے نامزد کرنے یعنی تعیین اسما مین باقی اجداد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے، کہا گیا ہے کہ جب چاہا اللہ عز وجل نے نکالنا
اوس ودیعت کا پاک اور بلند رتبہ پشتون کے خزانون سے
تو ظاہر ہوئین آپکے نور کے انتقال کے لیے نشانیان اور خوش
ہوئی اوس سے تمام مخلوقات، اور ندا کی گئی زمین اور آسمانو کے
اطراف مین کہ اے عرش برقع پوش ہوجا انوار سے، اے کرسی

تَدَرَّعْ بِالْافْتِخَارِ يَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى
تَجَلِّيْ يَا حُوْرَ الْقُصُوْرِ اَشْرِفِيْ يَا مَلٰئِكَةُ
تَمَنْطَقِيْ وَ بِالْعَرْشِ حُفِّيْ يَا رِضْوَانُ
افْتَحْ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَيَا مَالِكُ اَغْلِقْ
اَبْوَابَ النِّيْرَانِ فَاِنَّ النُّوْرَ الْمَكْنُوْنَ
وَالسِّرَّ الْمَخْزُوْنَ الَّذِيْ هُوَ فِيْ خَزَائِنِ
قُدْرَتِيْ مِنَ الْاَزَلِ قَدِ انْتَقَلَ فِيْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِلٰى بَطْنِ اٰمِنَةَ وَنَزَلَ
وَلَمَّا جَرَتْ اَقْلَامُ الْاَقْدَارِ فِيْ لَوْحِ
الْاِقْتِدَارِ بِاسْتِقْرَارِ النُّطْفَةِ الزَّكِيَّةِ
وَالدُّرَّةِ الْمُصْفِيَّةِ فِيْ قَرَارِ بَطْنِ اٰمِنَةَ
الْقُرَشِيَّةِ نُوْدِيَ فِي الْكَوْنِ عَطِّرُوْا
صُفَّاتِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَبَخِّرُوْا صَوَامِعَ
جَوَامِعَ الْقُدْسِ الْاَسْنٰى وَافْرُشُوْا سَجَّادَاتِ
الْعُبَّادِ فِيْ ضَوْءِ الصَّفَا لِضِيَافَةِ الْمَلٰئِكَةِ
الْمُقَرَّبِيْنَ فَفِيْ هٰذَا الشَّهْرِ يَجْلُوْ جَمَالُ هٰذَا الْحَبِيْبِ
صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰيَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَبَرَزَتْ
مَعَانِيْ صَاحِبِ السَّبْعِ الْمَثَانِيْ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ
شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ الدَّانِيْ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ
اَهْلُ الْاَخْبَارِ فَلَمَّا بَلَغَ قَرَارُ نُطْفَتِهَا اِلٰى مُدَّةِ عِدَّةِ
شُهُوْرِ الْحَبَالٰى فَفِيْ اَوَّلِ شَهْرٍ مِّنْ شُهُوْرِ اٰمِنَةَ اَتَاهَا

پیراہن پہن لے افتخار کا، اے سدرۃ المنتہی روشن ہوجا
ای محلات جنت کی حورو جنت کے دریچون مین بیٹھ جاؤ
ای ملائکہ کمرین باندھ لو اور عرش کو گھیر لو، ای رضوان
کھول دے جنت کے دروازے اور ای مالک بند کرلے
ابواب دوزخ، اسلیے کہ نور مخفی اور راز مخزون جو میری قدرت
کے خزانون مین ازل سے ہے، وہ منتقل ہوا ہے اس رات
مین شکم آمنہ کی طرف اور اُتر آیا ہے اور جب جاری ہوئے
قدرت کے قلم لوح تقدیر مین نطفۂ پاکیزہ اور گوہر مصفے
کے ٹھیرنے کے ساتھ بی بی آمنہ قرشیہ کے شکم کی قرارگاہ
مین تو منادی کی گئی عالم کائنات مین کہ معطر کرو ملاء اعلی
(یعنی فرشتون کے صُفّون[1]) کو اور بخور کرو بلند قدسیون کی
جامع عبادت گاہون مین اور بچھاؤ ملائکہ عابدین کی
جانمازین صفا کی روشنی مین فرشتگان مقرب کی ضیافت
کے لیے، اسلیے کہ اس مہینے مین ظاہر ہوگا جمال اُس
محبوب کا جو معجزون اور روشن نشانیون والا ہے اور
کھل جائینگے معانی صاحب القرآن (یعنی محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم) کے شب دوشنبہ مین اس ماہ ربیع الاول
قریب کی (صلے اللہ علیہ وسلم) ارباب روایات و اخبار
نے کہا ہے کہ جب پہونچ گیا بی بی آمنہ کے شکم کا ٹھیرنا
حاملہ عورتون کے مہینون کے شمار کی مدت تک، تو
پہلے مہینے مین بی بی آمنہ کے مہینون مین سے آئے اونکے

[1] صفہ یعنی پیش دالان یا سایہ پوش جو مساجد وغیرہ کے سامنے بنا لیتے ہین

فِي الْمَنَامِ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَخْبَرَهَا
بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِاَجَلِّ الْعَالَمِ وَفِي الشَّهْرِ
الثَّانِيْ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْقَدْرِ النَّفِيْسِ وَفِي الشَّهْرِ الثَّالِثِ اَتَاهَا فِي
الْمَنَامِ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَخْبَرَهَا
بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ النَّصْرِ وَالْفُتُوْحِ وَ
فِي الشَّهْرِ الرَّابِعِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ اِبْرَاهِيْمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ
بِصَاحِبِ الْوَقَارِ وَالْعِزِّ وَالتَّكْرِيْمِ وَ
فِي الشَّهْرِ الْخَامِسِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ اِسْمٰعِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ
بِصَاحِبِ الْاِسْلَامِ وَالْمَهَابَةِ وَالتَّبْجِيْلِ
وَفِي الشَّهْرِ السَّادِسِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
مُوْسَى الْكَلِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَخْبَرَهَا
بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْقَلْبِ السَّلِيْمِ
وَالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَفِي الشَّهْرِ السَّابِعِ
اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ

پاس خواب مین حضرت آدم علیہ السلام اور خبر دی
اونھین اس بات کی کہ وہ حاملہ ہوئی ہین بزرگترین
عالم سے اور دوسرے مہینے مین آئے اونکے پاس
خواب مین ادریس علیہ السلام اور خبر دی اونھین
اس بات کی کہ وہ حاملہ ہوئی ہین نفیس مرتبہ والے
سے اور تیسرے مہینے مین آئے اونکے پاس خواب مین
نوح علیہ السلام اور خبر دی اونھین اس بات کی کہ وہ
حاملہ ہوئی ہین نصرت و فتوح والے شخص سے اور
چوتھے مہینے مین آئے اونکے پاس خواب مین ابراہیم
علیہ السلام اور خبر دی اونھین اس بات کی کہ وہ حاملہ
ہوئی ہین وقار اور عزت اور تکریم والے سے اور پانچوین
مہینے مین آئے اونکے پاس خواب مین اسمٰعیل علیہ السلام
اور خبر دی اونھین اس بات کی کہ وہ حاملہ ہوئی ہین
اسلام اور ہیبت اور تعظیم والے سے اور چھٹے مہینے مین
آئے اونکے پاس خواب مین موسیٰ کلیم علیہ السلام اور
خبر دی اونھین اس بات کی کہ وہ حاملہ ہوئی ہین قلب
سلیم اور فضل عام والے سے اور ساتوین مہینے مین آئے
اونکے پاس خواب مین داؤد علیہ السلام اور خبر دی
اونھین اس بات کی کہ وہ حاملہ ہوئی ہین باندھے ہوئے
جھنڈے والے اور اوس حوض والے شخص سے
جہان قیامت مین لوگ وارد ہونگے اور مقام محمود والے

وَفِي الشَّهْرِ الثَّامِنِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
سُلَيْمَانُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا
بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِنَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ
وَفِي الشَّهْرِ التَّاسِعِ أَتَاهَا فِي
الْمَنَامِ عِيسَى الْمَسِيحُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْوَجْهِ الْمَلِيحِ وَاللِّسَانِ الْفَصِيحِ وَالدِّينِ
الصَّحِيحِ **قَصِيدَة** يَا مَوْلِدًا
قَدْ حَوَى عِزًّا وَإِقْبَالًا + بِوَصْفِهِ
يَبْلُغُ الْعُشَّاقُ آمَالًا + يَا
مُدَّعِي الْحُبِّ فِيهِ وَهُوَ ذُو وَلَهٍ +
وَفِي هَوَاهُ جَفَا أَهْلًا وَأَطْلَالًا +
إِنْ كُنْتَ تَعْشَقُهُ مُتْ فِي
مَحَبَّتِهِ + فَمُوَلَّهُ الْقَلْبِ مُشْتَاقٌ
وَإِلَّا لَا + النُّوقُ تَعْشَقُهُ وَجْدًا
وَتَقْصِدُهُ + شَوْقًا وَتَطْلُبُ
مِنْ رُؤْيَاهُ إِجْلَالًا + مُشْتَاقَةٌ
عَشِقَتْ مَنْ لَا شَبِيهَ لَهُ +
وَيَقْطَعُ الشَّوْقُ مِنْهَا فِيهِ
أَوْصَالًا + إِيَّاكَ وَالْعَدْلَ
مَنْ فِي الْكَوْنِ يُشْبِهُهُ +

سے اور آٹھوین مہینے مین آئے اونکے پاس خواب مین
سلیمان علیہ السلام اور خبر دی اونھین اس بات کی
کہ وہ حاملہ ہوئی ہین نبی آخر الزمان سے اور نوین مہینے
مین آئے اونکے پاس خواب مین عیسیٰ مسیح علیہ السلام اور
خبر دی اونھین اس بات کی کہ وہ حاملہ ہوئی ہین
نمکین چہرے والے اور فصیح زبان اور صحیح دین والے سے
قصیدہ ای وہ مولود جو حاوی ہوگئے عزت اقبال
کو، جنکے بیان وصف سے پہونچتے ہین عشاق اپنی امیدون
کو، ای محبت کا دعوے کرنے والے اونکے بابمین
درحالیکہ وہ مدعی محبت سرگشتگی عشق والاہی ہے، اور
اونکے عشق مین اوسنے جفا کی ہے اپنے اہل اور ٹیلون
پر (جہان وہ رہتا ہے مطلب یہ گھربار چھوڑ دیا ہے) اگر تو
ون سے عشق رکھتا ہے تو اونکی محبت مین مرجا، کیونکہ
عاشق، سرگشتہ دل ہوتا ہے اور نہین تو نہین (یعنی اگر
عشق نہین ہے تو نہ مر) اونٹنیان عشق رکھتی ہین
اونسے خوشی سے، اور قصد کرتی ہین اُن کا شوق سے
اور طلب کرتی ہین اونکے دیدار سے عزت و بزرگی +
وہ مشتاق ہین عاشق ہوئی ہین اون پر جن کا کوئی
نظیر نہین ہے اور ٹکڑے کرتا ہے شوق اونکے بارے
مین اونکے جوڑون کو + بچو اونکو کسی کے ساتھ برابر
کرنی (یا ملامت) سے کوئی شے دنیا مین جو مشابہ ہو اون کے،

قَدْ فَاقَ فِي الْحُسْنِ اَشْكَالًا وَّ
اَمْثَالًا + اِنْ جِئْتَ بَانَ النَّقَا
اَوْ جِئْتَ مَرْبَعَهٗ + فَحُطَّ يَا حَادِيَ
الْعِيْسِ اَحْمَالًا + ضَاعَ الزَّمَانُ
وَلَمْ اَنْظُرْ مَنَازِلَهٗ + وَمَا رَاَيْتُ
بِذَاكَ الشِّعْبِ اَطْلَالًا + ذَنْبِيْ
يُقَيِّدُنِيْ وَالْقَيْدُ يُقْعِدُنِيْ +
وَقَدْ حَمَلْتُ مِنَ الْاَوْزَارِ اَثْقَالًا +
لٰكِنَّنِيْ فِيْ غَدٍ اَرْجُوْهُ يَشْفَعُ
لِيْ + فَحُسْنُ ظَنِّيْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ
مَا زَالَا + فَقَدْ لَجَوْنَا اِلٰى بَابِ
الْكَرِيْمِ وَمَنْ + يَّلْجَأْ اِلَيْهِ
يَرٰى رَحْبًا وَّاِقْبَالًا + هُوَ
النَّبِيُّ الَّذِيْ ضَاءَ الْوُجُوْدُ بِهٖ +
وَاَفْرَحَ الْقَلْبُ فِيْ ذِكْرَاهُ
اِجْمَالًا + بِحَقِّهٖ يَا اِلٰهِيْ جُدْ لَنَا
كَرَمًا + عَفْوًا وَّصَفْحًا وَّاِكْرَامًا
وَّاِجْلَالًا + صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُ
الْعَرْشِ ثُمَّ عَلٰى اَهْلِيْهِ
وَالصَّحْبِ اٰبَادًا وَّ اٰزَالًا + قِيْلَ
لَمَّا كَمُلَتْ مُدَّةُ الشُّهُوْرِ وَ

وہ فائق ہوے حسن مین تمام شکلون اور صورتون پر
اگر تو آئے تو وہ ریگ کے بان کے پاس (بان ایک
درخت ہوتا ہے جس سے محبوبون کے قد کو تشبیہ دیتے
ہین) یا تو آئے اونکی منزل کے پاس + تو اتارا ے
اونٹون کے حدی خوان بوجھون کو (یعنی وہان توقف
کر) زمانہ عمر ضائع ہوگیا اور مین نے نہین دیکھین اونکی
منزلین اور مین نے نہین دیکھا اوس پہاڑی رستے مین
ٹیلون کو، میرا گناہ مجھے مقید و پابند کرتا ہے، اور قید
مجھے بٹھاتی ہے اور مین نے لاد لیے ہین گناہون سے
بہت بوجھ بھی لیکن مین کل یعنی فردا ے قیامت مین
امید رکھتا ہون اون سے کہ وہ شفاعت کرینگے میرے
لیے اسلیے کہ میرا حسن ظن بہترین خلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے
پھر ہم مضطر ہوکر آئے ہین سخی کے دروازے کی طرف
اور جو مضطر ہوتا ہے سخی کے در کی طرف وہ فراخی اور
اقبالمندی دیکھتا ہے + وہ ایسے نبی ہین کہ عالم وجود
اون سے روشن ہوگیا، اور خوش ہوگیا قلب اونکے ذکر
اجمالی مین + بطفیل اون کے اے میرے اللہ بخش
ہمکو کرم اور معافی اور درگذر اور اکرام اور بزرگی +
رحمت بھیجے اون پر خداے عرش پھر اونکے گھر والون
اور اصحاب پر ہمیشہ (اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ)
کہا گیا ہے کہ جب پوری ہوگئی مہینون کی مدت، اور

قَرُبَتْ لَيَالِي الْوِلَادَةِ فَفِي اَوَّلِ لَيْلَةٍ
مِنْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ حَصَلَ لِاٰمِنَةَ السُّرُوْرُ
وَالْهَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ بُشِّرَتْ بِنَيْلِ
الْاٰمَالِ وَالْمُنٰى وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ
سَمِعَتْ تَسْبِيْحَ الْمَلٰئِكَةِ مُعْلِنًا وَفِي اللَّيْلَةِ
الرَّابِعَةِ بَدَا سَعْدُهَا وَالْغِنَا وَفِي
اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ دَامَ الْفَرَحُ وَالسُّرُوْرُ وَمَا
نَأَنَ وَمَا وَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ زَالَ
عَنْهَا التَّعَبُ وَالنَّصَبُ وَالْعَنَا وَفِي
اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ رَأَتْ فِي مَنَامِهَا الْخَلِيْلَ
(عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ لَهَا اَبْشِرِيْ بِالنَّبِيِّ
الْجَلِيْلِ صَاحِبِ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى وَالْاٰيَاتِ
وَالْكُنٰى وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ طَافَتِ الْمَلٰئِكَةُ
حَوْلَهَا لَمَّا قَرُبَ وَضْعُهَا وَدَنَا وَفِي
اللَّيْلَةِ التَّاسِعَةِ اَشْرَقَ النُّوْرُ وَالضِّيَاءُ وَ
عَمَّ بِذٰلِكَ الْفِنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الْعَاشِرَةِ
تَرَنَّمَتِ الْاَطْيَارُ فَرَحًا لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
بِاللُّحُوْنِ وَالْغِنَاءِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْحَادِيَ عَشَرَ
ضَجَّتِ الْمَلٰئِكَةُ لِخَالِقِهَا بِالْحَمْدِ وَالثَّنَا وَفِي
اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةَ عَشَرَ سَمِعَتْ قَائِلًا
يَقُوْلُ هَنِيْئًا لَكِ يَا اٰمِنَةُ

قریب ہوگئین ولادت کی راتین، تو پہلی شب ماہ
ربیع الاول مین حاصل ہوئی بی بی آمنہ کو خوشی اور
مبارکی، اور دوسری رات مین وہ بشارت دی گئین
امیدون اور آرزؤون کے پانے سے، اور تیسری
رات مین اونھون نے سُنی ملائکہ کی تسبیح جہرًا، اور چوتھی
رات مین اون کی نیک بختی اور توانگری ظاہر ہوئی
اور پانچوین رات مین دائم ہوئی فرحت اور خوشی، جو
نہ کمزور ہوئی اور نہ سست، اور چھٹی رات دور ہوگئی
اون سے تکان اور مشقت اور تکلیف، اور ساتوین
رات مین اونھون نے دیکھا اپنے خواب مین خلیل علیہ السلام
کو کہ اونھون نے ان سے کہا کہ خوش ہو (اے آمنہ) نبی
بزرگ سے جو اچھے نامون اور نشانیون اور کنیتون
والے ہین، اور آٹھوین رات مین ملائکہ نے طواف کیا
اون کے گرد جبکہ قریب ہوا اون کا وضع حمل اور نزدیک
ہوا، اور نوین رات مین چمکا نور اور روشنی اور پھیل گیا
نور اطراف خانہ مین اور دسوین رات مین پرندون نے
ترنم کیا یعنی گائے اور چہچہائے نبی برگزیدہ کی ولادت
کی خوشی مین، مختلف لحنون اور راگون سے، اور گیارھوین
رات مین گونج اوٹھے فرشتے اپنے خالق کی حمد و ثنا کے
ساتھ، اور بارھوین رات مین اونھون نے سُنا ایک
کہنے والے کو، جو کہتا تھا کہ مبارکی ہو تمھین اے آمنہ،

أَبْشِرِي بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِيْ تَلِدِيْنَهُ فِيْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَإِذَا وَضَعْتِ شَمْسَ
الْفَلَاحِ وَالْهُدٰى فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِيْلَ فَسَطَعَ نُوْرُ النَّبِيِّ وَنَادٰى
لِسَانُ الْحَالِ يَا جَبَلَ أَبِيْ قُبَيْسٍ ÷ هٰذَا صَاحِبُ
الْمَسَرَّةِ وَالْكَيْسِ ÷ يَا جَبَلَ حِرٰى هٰذَا مَوْلِدُ
خَيْرِ الْوَرٰى يَا جَبَلَ عَرَفَاتٍ ÷ هٰذَا الْمُنْجِيْ
مِنَ الْهَلَكَاتِ ÷ يَا مَسْجِدَ الْخَيْفِ ÷ قَدْ وَافَاكَ
أَكْرَمُ ضَيْفٍ ÷ يَا أَهْلَ مِنًى قَدْ حَصَلَ لَكُمُ
السُّرُوْرُ وَالْهَنَا ÷ يَا مَرْوَةُ وَالصَّفَا هٰذَا
النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى ÷ يَا قُبَّةَ زَمْزَمٍ ÷ هٰذَا النَّبِيُّ
الْأَعْظَمُ ÷ افْتَخِرِيْ يَا سَمٰوَاتُ بِصَاحِبِ الْآيَاتِ
وَالْمُعْجِزَاتِ ÷ افْتَخِرِيْ يَا أَرَضِيْنَ بِسَيِّدِ
الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ قِيْلَ فَلَمَّا كَادَتْ لَيْلَةُ
الْوِلَادَةِ وَقُرْبَ طُلُوْعُ صُبْحِ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ
لِمَنْ كَانَ لَهُ الْعِزُّ وَالنَّصْرُ وَالشَّرَفُ وَالسِّيَادَةُ
نُصِبَ عَلَمٌ بِالْمَشْرِقِ وَعَلَمٌ بِالْمَغْرِبِ وَعَلَمٌ عَلٰى
ظَهْرِ الْكَعْبَةِ وَحَلَّ بِإِبْلِيْسِ اللَّعِيْنِ كُلُّ
وَيْلٍ وَكُرْبَةٍ وَخَرَّتِ الْأَصْنَامُ عَلٰى رُؤُسِهَا
وَانْقَلَبَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِخِزْيِهَا وَبُؤْسِهَا
وَخَمَدَتْ نَارُ فَارِسَ وَلَهَا أَلْفُ عَامٍ

تم خوش ہو اس بچے سے جسے تم جنو گی اس رات مین
پس جب تم جنو فلاح وہدایت کے آفتاب کو تو اون کا
نام محمد رکھو (صلے اللہ علیہ وسلم) کہا گیا ہے کہ پس بلند
ہوا نور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا، اور ندا کی زبان حال نے
کہ ای کوہ ابوقبیس یہ خوشی اور دانائی والا شخص ہے،
ای کوہ حرا، یہ بہترین خلق کی ولادت ہے، ای کوہ عرفات
یہ ہلاکیون سے نجات دینے والا شخص ہے، ای مسجد خیف
تیرے پاس بہت بزرگ مہمان آیا، ای منا والو، حاصل
ہوئی تم کو خوشی اور مبارکی، ای مروہ وصفا، یہ نبی
برگزیدہ ہین، ای قبۂ زمزم یہ بڑے عظیم الشان نبی ہین،
فخر کرو ای آسمانو، نشانیون اور معجزات والے نبی سے،
فخر کرو ای زمینو، اگلون اور پچھلون کے سردار سے
(صلی اللہ علیہ وسلم) کہا گیا ہے کہ جب قریب ہوئی ولادت
کی شب اور نزدیک ہوا خیر وسعادت کی صبح کا طلوع
یعنی شب ولادت وطلوع صبح اوس شخص کا جسکے لیے
عزت ونصرت وشرافت وسرداری ہے، تو گاڑا گیا
ایک جھنڈا مشرق مین، اور ایک جھنڈا مغرب مین،
اور ایک جھنڈا پشت کعبہ پہ، اور اُتری ابلیس لعین پہ ہر
ایک مصیبت وشدت اور گر پڑے بت اپنے سرون کے
بھل، اور ڈال دیے گئے شیاطین اپنی رسوائی اور سختی مین،
اور بجھ گئی فارس کی آگ جسکو ہزار برس ہو گئے تھے کہ

لم تخمد وانشق ايوان كسرى من هيبة
مولد احمد وغاضت بحيرة ساوة
وفاض وادي سماوة ودنت من
بيت امنة النجوم واطلع على وضعها
الحي القيوم فلما اشتد بامنة الطلق
ولم يعلم بها احد من الخلق بسطت
كف شكواها الى عالم سرها ونجواها
وقالت ليت عندي احد من بنات
عبد مناف ثم قالت امنة فما تممت
الكلام حتى امتلأ على البيت نسوة
طوالا حسانا سود الشعر حمر
الخدود ويفدينني ويقلن لي
يا امنة لا باس عليك نحن الحور
العين ارسلنا الله اليك لنتبرك
بهذا المولود الذي تلدينه
في هذه الليلة (صلى الله عليه و
سلم) قالت امنة ثم دخل
على طائر عظيم وصار شابا
اغيد وفي يده قدح مملوء
شرابا ابيض من اللبن و
احلى من العسل واطيب

نہین بجھی تھی، اور شق ہوگیا کسرے کا محل ولادت
حضرت احمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ہیبت سے، اور
خشک ہوا بحیرہ ساوہ، اور جاری ہوگیا وادی سماوۃ
اور قریب ہوگئے بی بی آمنہ کے گھر سے ستارے، اور
مطلع کردیا اون کے وضع حمل پر زندہ قیوم (یعنی خدا
تعالے) نے پس جب سخت ہوا بی بی آمنہ کو دردزہ اور نہ
جانا اوسکو کسی نے خلق مین سے تو پھیلایا اونھون نے
اپنے شکوہ وفریاد کا ہاتھ اپنے راز اور اپنی مناجات کے
جاننے والے کی طرف اور عرض کیا کہ کاش ہمارے پاس کوئی
ایک بھی ہوتی عبد مناف کی بیٹیون مین سے پھر کہا
بی بی آمنہ نے کہ مین نے نہین پورا کیا اس کلام کو
یہان تک کہ مجھ پر بھر گیا گھر ایسی عورتون سے جو دراز قد
خوبصورت کالے بالون والیان، اور سرخ رخسارے والیان
تھین اور مجھپر اپنے کو فدا کرتی تھین اور مجھ سے کہتی تھین
کہ ای آمنہ، کوئی خوف نہین ہے تم پر، ہم حور عین ہین
بھیجا ہے ہم کو اللہ تعالے نے تمھاری طرف کہ ہم اس
لڑکے سے برکت لین جس کو تم جنوگی اس رات مین (صلی اللہ
علیہ وسلم) کہا بی بی آمنہ نے کہ پھر داخل ہوا مجھپر ایک بڑا
پرندہ، اور ہوگیا وہ ایک جوان نرم ونازک اور اوس کے
ہاتھ مین ایک پیالہ تھا شربت سے بھرا ہوا جو دودھ سے
زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین تھا اور زیادہ اچھا

رائحة من المسك الاذفر فناولني
اياه وقال لي اشرب فشربت ثم
قال لي ارتوِ فارتويت ثم
قال لي ازدد فازددت ثم
اخرج يده المباركة ومسح بها على
بطني وقال اظهر يا سيد المرسلين
اظهر يا خاتم النبيين اظهر يا رحمة
للعالمين اظهر يا نبي الله اظهر يا
رسول الله اظهر يا خير خلق الله
اظهر يا نور من نور الله بسم الله اظهر
يا محمد بن عبد الله فظهر صلى الله عليه
وسلم كالبدر المنير الصلوة والسلام
عليك يا رسول الله ثم يقرء هذه الابيات

ابيات ولد الحبيب ومثله
لا يولد + ولد الحبيب وخده
يتورد + ولد الحبيب مكحلا و
مطيبا + والنور من وجناته
يتوقد + ولد الذي لولاه ما
ذكر النقى + كلا ولا ذكر الحمى والمعهد
هذا الذي لولاه ما ظهر القبا +
كلا ولا كان المحصب يقصد +

تھا خوشبو مین مشک تیز بو سے پس مجھے اوس نے وہ
قدح دیا اور مجھ سے کہا کہ پیو، پس مین نے پیا پھر مجھ سے
کہا کہ سیراب ہو، تو مین سیراب ہوئی (یعنی سیر ہو کر پیا)
پھر مجھ سے کہا کہ اور زیادہ پیو تو مین نے اور زیادہ پیا،
پھر اوس نے اپنا مبارک ہاتھ نکالا، اور ملا اوسے
میرے شکم پر، اور کہا کہ ظاہر ہو جیے اے پیغمبرون کے
سردار، ظاہر ہو جیے ای نبیون کے ختم کرنے والے، ظاہر
ہو جیے اے تمام عالم کے لیے رحمت ظاہر ہو جیے اے
اللہ کے نبی، ظاہر ہو جیے ای اللہ کے رسول ظاہر ہو جیے
ای بہترین خلق اللہ، ظاہر ہو جیے ای نور اللہ کے نور
مین سے، اللہ کے نام سے ظاہر ہو جیے ای محمد بن عبد اللہ
پس ظاہر ہوے آپ مثل روشن چاند کے، درود وسلام
آپ پر ای اللہ کے رسول پھر یہ اشعار پڑھے جائین،

اشعار پیدا ہوے حبیب اور اون کا مثل نہین پیدا
کیا جائیگا + پیدا ہوے حبیب اور اون کے رخسارے
گلگون ہین + پیدا ہوے حبیب سرمہ کشیدہ خوشبو لیے
اور نور اون کے رخسارون سے چمکتا تھا + پیدا ہوے وہ
شخص کہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ ذکر کیا جاتا تو دہ ریگ کبھی
اور نہ ذکر کیا جاتا حمی اور نہ منزل (کہ یہ سب محبوبون کے
مقامات ہین) یہ وہ شخص ہین کہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ ظاہر
ہوتا مقام قبا کبھی اور نہ ہوتا محصب ایسا کہ اوسکا قصد کیا جاتا

جامعہ عثمانیہ

هٰذَا الَّذِی جَاءَتْ اِلَیْهِ غَزَالَةٌ + وَالْجِذْعُ
حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ + هٰذَا اِمَامُ
الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَةً + هٰذَا خِتَامُ
الْاَنْبِیَاءِ وَسَیِّدٌ + اِنْ کَانَ یُوْسُفُ قَدْ
اَفَاقَ جَمَالُهُ + وَاللّٰهِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْهُ اَزْیَدُ +
لَوْ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ اُعْطِیَ رُشْدَهُ + بِاللّٰهِ
ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْهُ اَرْشَدُ + اَوْ کَانَ قَدْ اُعْطِیَ
الْمَسِیْحُ عِبَادَةً + فَمُحَمَّدٌ مِنْهُ اَجَلُّ
وَاَعْبَدُ + هٰذَا الَّذِی خُلِعَتْ عَلَیْهِ
مَلَابِسٌ + وَنَفَائِسٌ فَنَظِیْرُهُ لَا یُوْجَدُ +
جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مِنَصَّةِ حُسْنِهٖ +
هٰذَا مَدِیْحُ الْکَوْنِ هٰذَا اَحْمَدُ +
یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّهُوْا فِیْ حُبِّهٖ + هٰذَا
هُوَ الْحَسَنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ + سِیْرُوْا
بِنَجْدٍ وَّاسْمَعُوْا الْحَادِیَ بِکُمْ +
یَحْدُوْ وَیُعْلِنُ بِاللُّحُوْنِ وَیُنْشِدُ +
وَیَقُوْلُ یَا عُشَّاقُ هٰذَا الْمُصْطَفٰی +
وَیَقُوْلُ یَا مُشْتَاقُ هٰذَا الْاَمْجَدُ +
یَا نَازِلِیْنَ الْمُنْحَنٰی فِیْ شَرْعِکُمْ +
اِنَّ الْمُتَیَّمَ بِالْفِرَاقِ یُهَدَّدُ +
یَا مَوْلِدَ الْمُخْتَارِ کَمْ لَکَ مِنْ

یہ وہ شخص ہین کہ آئی اونکے پاس ہرنی، اور تنہٗ درخت نے
بہ تحقیق کہا کہ آپ محمد ہین، (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ پیغمبرون کے
پیشوا ہین درحقیقت، یہ خاتم الانبیا اور سردار ہین + اگر
تھے یوسف علیہ السلام کہ اونکا جمال بڑھا ہوا تھا، تو اللہ
کی قسم یہ محبوب اُن سے بہت زیادہ ہین (جمال مین) اگر
تھے ابراہیم علیہ السلام کہ وہ دیے گئے تھے رشد و ہدایت،
تو اللہ کی قسم یہ مولود اُنسے زیادہ رشد والے ہین + یا دیے
گئے تھے، مسیح (علیہ السلام) صفت عبادت تو محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) اون سے زیادہ جلیل القدر اور عابد ہین + یہ وہ
شخص ہین کہ اونکو خلعت مین دی گئین پوشاکین اور
نفائس جنتی، پس اون کا نظیر ڈھونڈھے نہین ملیگا،
جبرئیل (علیہ السلام) نے منادی کی اونکے حسن کی عروسی
جو کی (یعنی جلوہ گاہ) پر، کہ یہ ممدوح کائنات ہین، یہ احمد
ہین (صلے اللہ علیہ وسلم) ای عاشقو، سرگشتہ و بیخود ہو جاؤ
اونکی محبت مین یہی خوبصورت، با جمال، یکتا ہین، چلو نجد
مین اور سنو اپنے حدی خوان کو، کہ حدی پڑھتا ہے اور
اعلان کرتا ہے مختلف لحنون سے اور بآواز پکارتا ہے +
اور کہتا ہے کہ ای اس برگزیدہ نبی کے عاشقو، اور کہتا
ہے کہ ای اس بلند رتبہ نبی کے مشتاق + ای منحنٰی کے
اُترنے والو، تمہارے طریقے مین، بے شک بندۂ عشق
فراق سے ڈرایا جاتا ہے + ای پسندیدہ مولود، آپکے لیے

ثَنَا + وَمَدَائِحُ تَعْلُو وَذِكْرٌ يُوْجَدُ +
لَمْ يَأْتِ فِي اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُهُ + فِيمَا
مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ + قَالَتْ
مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِاَسْرِهِمْ + وُلِدَ الْحَبِيْبُ
وَمِثْلُهُ لَا يُوْلَدُ + صَلُّوْا عَلَيْهِ بُكُوْرَةً
وَعَشِيَّةً + اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ
وَزِيْدُوْا + قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاجِدًا عَلٰى يَدَيْهِ شَاخِصًا اِلَى
السَّمَاءِ بِعَيْنَيْهِ وَقِيْلَ لَمَّا وُلِدَ
خَرَّ عَلٰى سَجَّادَةِ الْقُرْبِ وَ
نُوْرُهُ قَدْ وَصَلَ اِلَى الْحُجُبِ وَ
خَرَقَهَا وَلَمْ تَجِدْ اُمُّهُ اٰمِنَةُ
اَلَمَ الطَّلْقِ وَلَا اَرْهَقَهَا وَ
اِنَّ رُؤَسَاءَ الْمَلٰئِكَةِ لَمَّا
وَضَعَتْهُ اُمُّهُ رَفَعْنَهُ اِلَى
السَّبْعِ الطِّبَاقِ وَنُوْرُهُ قَدْ مَلَأَ
الْاٰفَاقَ وَقَدْ تَوَّجَهَا خَالِقُهَا
بِتَاجِ الْكَرَامَةِ وَمِنْطَقِهَا وَجَاءَتْ
بِهِ مَخْتُوْنًا مُكَحَّلًا وَشَمْسُ
سَعْدِهٖ قَدْ اَبْدَتْ تَاَلُّقَهَا

بہت سی ثنائیں اور اعلےٰ تعریفیں اور ذکر پائے جاتے
ہیں، نہیں آیا (یعنی نہیں پیدا ہوا) اولاد آدم علیہ السلام
میں اونکا مثل زمانہ گذشتہ میں، یہ حدیث ہے باسند،
کہا آسمان کے فرشتوں نے سب نے کہ پیدا ہوئے حبیب
اور اون کا مثل نہیں پیدا ہوگا + درود بھیجو اونپر صبح و
شام ہزار درود و سلام کے ساتھ (بلکہ) اور زیادہ کرو +
(اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ واصحابہ المحبوبین لدیہ)
کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ پیدا ہوئے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے ہوے اپنے دونوں ہاتھوں
پر اُٹھاے ہوے آسمان کی طرف اپنی آنکھوں کو، اور
کہا گیا ہے کہ جب آپ پیدا ہوے تو گرے (یعنی سجدے
میں) مصلاے قرب الٰہی پر اور اون کا نور پہونچ گیا
حجابات تک اور اون حجابوں کو پھاڑ دیا، اور نہیں پائی
اونکی ماں بی بی آمنہ نے درد زہ کی تکلیف اور نہ وہ بات
جو اونھیں ہلاکت تک پونہچائے اور بتحقیق سرداران ملائکہ
نے، جبکہ جنا اونھیں بی بی آمنہ نے، اوٹھا لیا اونھیں
سات آسمانوں کی طرف، اور اون کے نور نے
بھر دیا اطراف عالم کو، اور تاج پوش کیا اونھیں
اون کے خالق نے کرامت کے تاج و کمربند سے، اور جنا
اونھیں بی بی آمنہ نے ختنہ کیا ہوا سرمہ لگایا ہوا
اور اونکے آفتاب سعادت نے ظاہر کر دی اپنی روشنی

ثُمَّ نَظَرَتْ اِلَيْهِ اٰمِنَةُ قَدْ دُهِشَتْ
فِيْ جَمَالِهٖ وَابْتَهَجَتْ فِيْ رَوْنَقِ كَمَالِهٖ
وَهُوَ فِيْ حُلَلِ الْبَهَاءِ وَالْوَقَارِ مَلْفُوْفٌ
وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ حَوْلِهٖ صُفُوْفٌ صُفُوْفٌ
وَسَمِعَتْ قَائِلًا يَقُوْلُ طُوْفُوْا بِهٖ
مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَ
عَلَى الْبِحَارِ كُلِّهَا وَعَلَى الْوُحُوْشِ
فِيْ فَلَوَاتِهَا وَعَلَى الْجِنِّ فِيْ خَلَوَاتِهَا
وَاعْرِضُوْهُ عَلٰى كُلِّ رُوْحَانِيٍّ
لِيَعْرِفُوْهُ بِاسْمِهٖ وَخِلْقَتِهٖ
وَطُوْفُوْا بِهٖ عَلٰى مَوَالِيْدِ
الْاَنْبِيَاءِ لِيَعُمَّهُمْ اٰثَارُ بَرَكَتِهٖ
قَالَتْ اٰمِنَةُ وَسَمِعْتُ
قَائِلًا يَقُوْلُ خَبِّئُوْهُ
عَنْ اَعْيُنِ النَّاسِ وَ
اَعْطُوْهُ صَفْوَةَ اٰدَمَ وَمَعْرِفَةَ
شِيْثَ وَرِقَّةَ نُوْحٍ وَخُلَّةَ
اِبْرَاهِيْمَ وَاسْتِسْلَامَ اِسْمٰعِيْلَ
وَصَبْرَ اَيُّوْبَ وَشُكْرَ يَعْقُوْبَ
وَجَمَالَ يُوْسُفَ وَصَوْتَ
دَاؤُدَ وَاَمْرَ سُلَيْمَانَ

پھر دیکھا اون کی طرف بی بی آمنہ نے تو مدہوش
ومتحیر ہوگئین اونکے جمال مین اور خوش ہوئین اونکے
کمال رونق سے اور وہ نور وقار کے حلّون مین
لپٹے ہوے تھے اور فرشتے اونکے گرد صف بہ صف
تھے اور سنا بی بی آمنہ نے کہنے والے کو کہ وہ کہتا
تھا گھماؤ انھین زمین کے مشارق ومغارب
مین اور تمام دریاؤن پر اور وحشی جانورون پر اونکے
بیابانون مین اور جنّات پر اونکی خلوتون مین اور
پیش کرو انھین تمام روحانیون پر تاکہ وہ پہچان
لین انھین انکے نام اور انکی خلقت شخصی کے ساتھ
اور گھماؤ انھین انبیا علیہم السلام کی موالید یعنی ترتبون
پر تاکہ شامل ہوجائین اونکو بھی انکی برکت کے
آثار (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا بی بی آمنہ نے کہ
مین نے سنا ایک کہنے والے کو کہتے ہوے کہ لیلو
انھین (یعنی چھپاؤ) لوگون کی نظرون سے اور
دو انھین آدم علیہ السلام کی برگزیدگی اور شیث
علیہ السلام کی خداشناسی اور نوح علیہ السلام کی رقت
قلبی اور ابراہیم علیہ السلام کی خلت ومحبت اور اسمعیل
علیہ السلام کا انقیاد اور ایوب علیہ السلام کا صبر اور
یعقوب علیہ السلام کا شکر اور یوسف علیہ السلام کا جمال
اور داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی اور سلیمان علیہ السلام

وَحِكْمَةَ لُقْمَانَ وَقُوَّةَ مُوسٰى
وَزُهْدَ يَحْيٰى وَبِشَارَةَ عِيسٰى وَاغْمِسُوهُ
فِي أَخْلَاقِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ أَرْسَلَتْ
إِلٰى جَدِّهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَ
إِلَيْهَا وَسَأَلَهَا عَنْ حَالِهَا
وَمَا لَدَيْهَا فَأَخْبَرَتْهُ بِأَسِرَّةِ
الْأَخْبَارِ وَمَا شَاهَدَتْهُ مِنْ
مُعْجِزَاتِ صَاحِبِ الْأَنْوَارِ
فَأَخَذَهُ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
وَدَخَلَ مَعَهُ الْكَعْبَةَ وَقَامَ
عِنْدَهَا يَدْعُو اللّٰهَ وَيَشْكُرُهُ
عَلٰى مَا أَعْطَاهُ وَرُوِيَ أَنَّهُ
قَالَ يَوْمَئِذٍ شِعْرًا فِي النَّبِيِّ
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَعْطَانِي +
هٰذَا الْغُلَامَ الطَّيِّبَ الْأَرْدَانِ +
قَدْ سَادَ فِي الْمَهْدِ عَلَى الْغِلْمَانِ +
أُعِيذُهُ بِالْبَيْتِ ذِي الْأَرْكَانِ +
حَتّٰى أَرَاهُ نَاطِقَ اللِّسَانِ +
أُعِيذُهُ مِنْ شَرِّ ذِي شَنْآنِ +

کی حکومت اور لقمان علیہ السلام کی حکمت اور موسیٰ
علیہ السلام کی قوت اور یحییٰ علیہ السلام کا زہد اور عیسے
علیہ السلام کا بشرہ اور غوطہ دو انھین نبیون اور رسولون
کے اخلاق مین اسد کی رحمتین ہون اون سب پر پھر
پیغام بھیجا بی بی آمنہ نے آپکے دادا عبد المطلب کی طرف
(یعنی بلایا) تو وہ آئے اونکے پاس اور پوچھا اُن سے
اُن کا حال اور جو خبرین اُنکے پاس تھین تو خبر دی
اُنھون نے انھین مخفی خبرون کی اور اوسکی جو انھون
نے دیکھا تھا صاحب انوار (یعنی محمد صلی اسد علیہ وسلم)
کے معجزات مین سے تو لیا اوکو اونکے دادا عبد المطلب
نے اور داخل ہوے اونکے ساتھ کعبے مین اور کھڑے
ہوے اوسکے نزدیک (یعنی اوس جگہ) دعا کرتے ہوے
اسد تعالے سے اور شکر کرتے ہوے اوس چیز پر جو
خدا نے انھین دی تھی (یعنی محمد رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم) اور روایت کی گئی ہے کہ اونھون نے کہے تھے
اوس دن شعر نبی صلی اسد علیہ وسلم کے بارے مین
تمام تعریفین اسدہی کے لیے ہین جسنے مجھے دیا یہ لڑکا پاک
خلقت[1] جو سردار ہوا گھوارے مین دوسرے لڑکون پر
پناہ دیتا ہون مین اوسے خانہ کعبہ کی جو ارکان یعنی ستونون
یا دیوارون والا ہے یہانتک کہ مین اوسے دیکھون
گویا زبان والا، پناہ دیتا ہون مین اوسے صاحب عداوت

[1] یہ لفظ اردن کے حاصل معنی ہین ورنہ دراصل ردن اوس باریک جھلی کو کہتے ہین جو بچے کے ساتھ لپٹی ہوئی رحم سے باہر آتی ہے ۱۲

مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعَيْنَانِ ۞
أَنْتَ الَّذِيْ سُمِّيْتَ فِي الْقُرْآنِ ۞
أَحْمَدَ مَكْتُوْبًا عَلَى الْجِنَانِ ۞
وَأَيْضًا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
مَا خَلَقَ اللهُ وَمَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ نَفْسًا
أَكْرَمَ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَمَا أَقْسَمَ سُبْحَانَهُ بِحَيَاةِ أَحَدٍ
غَيْرِهِ فَقَالَ لَعَمْرُكَ وَحَيَاتُكَ
يَا مُحَمَّدُ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ
الْعَامِلِيْنَ أَنَّهُ وُلِدَ بِمَكَّةَ فِي أَيَّامِ
كِسْرَى نُوْشِيْرَوَانَ الْعَادِلِ
الْمَعْرُوْفِ وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي زَمَانِ
وِلَادَتِهِ عَلَى ثَلٰثَةِ أَقْوَالٍ أَحَدُهَا
أَنَّهُ وُلِدَ لِاثْنَيْ عَشَرَ لَيْلَةً خَلَتْ
مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ قَالَهُ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَالثَّانِيْ لِثَمَانٍ خَلَوْنَ مِنْهُ
قَالَهُ عِكْرِمَةُ وَالثَّالِثُ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا
مِنْهُ قَالَهُ عَطَاءٌ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَأَيْضًا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَعَرَجَ بِالْمِعْرَاجِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ

(یعنی دشمن) کے شر سے جو حاسد اور بےچین آنکھون والا
ہے ۞ توہی وہ ہے جسکا نام رکھا گیا ہے فرقان مین ۞
احمد لکھا ہوا جنت پر ۞ اور بھی روایت کی گئی ہے ابن
عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اونھون نے کہا نہین
مخلوق کیا اللہ تعالے نے اور نہین پیدا کیا اور نہین وجود
مین لایا کسی نفس کو زیادہ بزرگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
سے اور نہین قسم کھائی اللہ تعالے نے کسی کی حیات
کی سوا اونکے پس فرمایا اللہ سبحانہ نے قسم ہے تمھاری
بقا اور تمھاری حیات کی ای محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور
نہین خلاف ہے علماء باعمل کے درمیان اس باب مین
کہ آپ پیدا ہوئے شہر مکہ مین بزمانہ کسرائے نوشیروان عادل
مشہور البتہ نہین مختلف ہوے وہ مگر آپ کے وقت
ولادت یعنی تاریخ تولد مین تین قولون پر ایک اونمین کا
یہ ہے کہ آپ پیدا ہوے اوس وقت جبکہ بارہ راتین
گذر چکی تھین ماہ ربیع الاول مین سے اس قول کو ابن
عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے دوسرا قول یہ ہے
کہ اوس وقت پیدا ہوے جبکہ آٹھ راتین گذر چکی تھین
اوس سے اسکو عطاء نے کہا ہے اور قول اول زیادہ
صحیح ہے نیز ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی
ہے کہ اونھون نے فرمایا کہ پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم دوشنبے کے دن اور چڑھے معراج کو دوشنبے کے دن

وَهَاجَرَ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَتُوُفِّيَ
يَوْمَ الاثْنَيْنِ ✢ طَابَتِ الْقُلُوبُ
غُفِرَتِ الذُّنُوبُ سُتِرَتِ
الْعُيُوبُ كُشِفَتِ الْكُرُوبُ ✢
بِلِقَاءِ الْمَحْبُوبِ ✢ طَابَتِ
الْاَرْوَاحُ عَاشَتِ الْاَشْبَاحُ
زَالَتِ الْاَتْرَاحُ تَوَالَتِ الْاَفْرَاحُ
اَشْرَقَتِ الْبِطَاحُ بِاَنْوَارِ سَيِّدِ
الْمِلَاحِ، رِضَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَلَمَّا عَرَضُوا
الْمَرَاضِعَ عَلَى النَّبِيِّ السَّامِيِّ
وَالشَّرِيْفِ التِّهَامِيِّ اَعْرَضَتْ
عَنْهُ النِّسَاءُ اِلَّا مَنِ اخْتَارَهَا
اللّٰهُ لِرِضَاعِهِ وَوَفَّقَهَا فَنُشِرَ لِوَاءُ
السَّعَادَةِ لِحَلِيْمَةَ السَّعْدِيَّةِ
فَفَازَتْ بِالْقَصْدِ وَالْاُمْنِيَّةِ
لِاَنَّهَا حَازَتْ قَصَبَاتِ الرِّهَانِ
وَاَخَذَتْ سَبْقَهَا جُعِلَ
الْحِلْمُ فِي حَلِيْمَةَ وَاللّٰهُ رَزَقَهَا
قِيْلَ وَلَمَّا حَمَلَتْهُ عَلَى اَتَانِهَا
وَقَصَدَتِ الرَّحِيْلَ اِلَى اَوْطَانِهَا

اور ہجرت کی دوشنبے کے دن اور وفات پائی دوشنبہ
کے دن (صلے اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم)
خوش ہوئے دل بخش دیے گئے گناہ چھپا دیے گئے
عیب دور کر دی گئین سختیان محبوب کے دیدار سے،
خوش ہوئین روحین زندگی پائی صورتون[1] نے،
دور ہوگئے غم پیہم ہوئین کشادہ دلیان جگمگا اوٹھین
سنگلاخ زمینین (یعنی ارض حجاز) نمکینون کے
سردار کے انوار سے (اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلی
آلہ واصحابہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شیرخوارگی
کہا گیا ہے کہ جب لوگون نے دودھ پلانے والیون
کو عالی رتبہ نبی اور حجازی سردار (محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم) پر پیش کیا تو اعراض کیا اونسے (یعنی اونکو
رضاعت مین لینے سے) اون عورتون نے سوا اوس
عورت کے جسکو پسند کیا اللہ تعالے نے اونکی شیرخوارگی
کے لیے اور توفیق دی اوسے (اوسکی) پس پھیلایا گیا
نیک بختی کا جھنڈا حلیمہ سعدیہ کے لیے اور پہونچ گئین وہ
اپنے مقصد اور آرزو کو اسلیے کہ وہ مسابقت کی ٹیڈیان
کو جیت گئین اور اوسکی سبقت و پیش قدمی کو حاصل
کرلیا، اور رکھدیا گیا حلم حلیمہ کے اندر اور اللہ تعالے نے
اوسے وہ حلم دیا، کہا گیا ہے کہ جب بی بی حلیمہ نے
آپکو اپنی مادہ خر پر سوار کیا اور اپنے وطن کی طرف

[1] صورت یعنی قالب ۱۲

وَالْجَمَالُ قَدْ طَوَّقَهَا كَانَتْ
إِذَا مَرَّتْ بِهِ عَلَى وَادٍ يَابِسٍ
اِخْضَرَّتْ بِبَرَكَتِهِ وَتَسْمَعُ
الْأَحْجَارَ تَنْطِقُ بِسَلَامِهَا عَلَيْهِ
وَالْأَشْجَارُ تَخِرُّ بِأَغْصَانِهَا إِلَيْهِ
وَالْحَسَدَةُ قَدْ أَبْدَتْ غَيْظَهَا
وَحَسَدَهَا وَلَمَّا وَصَلَتْ بِهِ
الْمَنَازِلَ وَقَدْ حَصَلَ الشَّرَفُ
لِلنَّازِلِ رَأَتِ الْأَرْضَ وَقَدْ
لَبِسَتْ جَدِيدَهَا وَخَلَعَتْ
خَلَقَهَا وَسَمِعَتْ قَائِلًا يَقُولُ
بُشْرَاكِ يَا حَلِيمَةُ بِمَوْلُودٍ سَادَ
جَمِيعَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَفِرَقِهَا
وَلَمْ تَزَلْ فِي بَرَكَاتِهِ
قَالَتْ حَلِيمَةُ وَلَقَدْ أَخَذْتُهُ
وَمَا فِي ثَدْيَيَّ دَرٌّ لِلَبَنٍ وَ
لَقَدْ كُنَّ النِّسَاءُ يَسِرْنَ إِلَيَّ وَ
أَوْلَادُهُنَّ حَتَّى أَرْضَعْتُهُنَّ
أَتَى بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَقَدْ كُنَّ
عِنْدِي شِيَاهٌ لَا نَجِدُ فِيهِنَّ
مَا نَشْرَبُهُ وَلَا مَا نَعْمَلُهُ أُدُمًا

کوچ کا قصد کیا اور شتربان نے اونھین گھمایا تو جب وہ آپکو لیکر کسی خشک وادی پر گذرتین وہ وادی سبز ہو جاتی آپکی برکت سے اور سنتین پتھرون کو کہ وہ آپ پر سلام کے ساتھ گویا ہوتے اور درخت آپکی طرف اپنی ڈالیون سے جھک پڑتے تھے اور حاسدین نے (اسپر) اپنا غصہ اور حسد ظاہر کیا، اور جب وہ آپکو لیکر گھرون تک پہونچین اور آپکے سبب سے اونکو شرف حاصل ہوا تو اونھون نے زمین کو دیکھا کہ اوسنے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانی خلعت اتار دی ہے (یعنی پہلی خشکی و پژمردگی کے بدلے اب اوسمین نئی سبزی اور شادابی آگئی ہے) اور اونھون نے ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوے سنا کہ بشارت ہے تجھین ای حلیمہ ایک ایسے بچے کے سبب سے جو عرب کے تمام قبیلون اور گروہون پر سردار ہوا (صلے اللہ علیہ وسلم) کہا بی بی حلیمہ نے کہ مین نے آپکو (رضاعت کے لیے) لیا جس حال مین کہ میری چھاتیون مین کچھ بہت دودہ نہ تھا، اور (پھر تو یہ حال ہوا کہ) عورتین چلکر آتی تھین میری طرف اپنے بچون کے ساتھ یہانتک کہ مین نے اونھین دودہ پلایا (یعنی حالت سابقہ کے بعد) اور میرے پاس بکریان تھین جنمین اتنا دودہ ہمکو نہین ملتا تھا کہ ہم اوسے پیین اور نہ وہ چیز (ملتی تھی) جسے ہم ادام (یعنی روٹی کا

فو الله لقد وضعت يده المباركة
على الاغنام فحلبت ما كفانا
لاربعين بيتا في تلك الليلة
وكنت اذا ارضعته في المنزل
استغني به عن المصباح ولقد قالت
لي ام خولة السعدية اتوقدين
النار في منزلك طول الليل
فقلت لا والله لا اوقد نارا ولكنه
نور محمد صلى الله عليه وسلم
قالت وكان لي من الاغنام سبعة
فبقيت ببركته مائة ولقد حصل
لي من الخير حتى كان الصعاليك
يعيشون في كنفي وحملت اغنامي
الجميع فقالت نساء بني سعد ما شان
حليمة فقد كثر خيرها وكثرت
اغنامها ونحن لم تحمل لنا شاة
واحدة قالت حليمة فساق
القوم اغنامهم عندي وقالوا
عودي علينا من بركات محمد
صلى الله عليه وسلم قالت فغسلت
رجليه في الحوض وسقيت

سالن) بنائین بس اسد کی قسم مین نے اونکا یعنی
محمد صلی اسد علیہ وسلم کا) مبارک ہاتھ اون بکریون پر
رکھدیا (جس سے یہ حال ہوا کہ) پھر مین نے اس قدر
دودہ دوہا جو کافی ہوا چالیس گھرون کے لیے اوس
رات مین اور جب مین انھین گھر مین دودہ پلاتی تو
روشنی کے لیے چراغ سے بے نیاز ہو جاتی، اور مجھسے
ام خولہ سعدیہ نے کہا بھی کہ کیا تم اپنے گھر مین تمام رات
آگ روشن رکھتی ہو، تو مین نے کہا نہین بخدا مین آگ
روشن نہین رکھتی ہون بلکہ وہ محمد (صلے اسد علیہ وسلم) کا
نور ہے، کہا بی بی حلیمہ نے اور میرے پاس سات بکریان
تھین جو آپکی برکت سے (بڑھکر) سو ہو گئین اور مجھے
خیر و برکت یہان تک حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے
سایے مین زندگی بسر کرتے تھے اور میری سب بکریان
گابھن ہو گئین تو بنی سعد (یعنی میرے قبیلے) کی عورتون
نے (تعجبا) کہا کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے کہ اوسکی خیر و برکت
بڑھ گئی اور اوسکی بکریان بھی زیادہ ہو گئین اور ہماری
ایک بکری بھی گابھن نہ ہوئی، کہا بی بی حلیمہ نے پھر
قوم اپنی بکریون کو میرے پاس لائی اور سب نے کہا کہ
پھر محمد (صلے اسد علیہ وسلم) کی کچھ برکتین رجوع کرو، کہا
اونھون نے کہ پھر مین نے آپکے دونون پاے مبارک
حوض مین دھوئے اور وہ پانی بکریون کو پلا دیا تو سب

فحملت الغنم جميعًا وكثر الخير على
الجيران ببركة محمد صلى الله عليه و
سلم وكان اذا انتبه في الليل لطلب
الرضاع ينزل القمر وشاغله ويقول
سبحان الله والحمد لله فيقول النبي
ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول
ولا قوة الا بالله العلي العظيم قالت
وكنت معه في سرور عظيم ما غسلت
له بولًا قط الا طهارةً ونظافةً ولقد
كنت اسأل الله تعالى به الحوائج فتقضى
قالت حليمة ثم انه خرج يومًا من الايام
مع ولدي ضمرة لرعي الاغنام قالت
فبينما انا كذلك واذا بولدي ضمرة يقول
يا اماه ان اخي محمدًا الحجازي اذا وقف
لقدميه في الوادي اليابس اخضر
لوقته وساعته واذا نام في
الشمس تاتيه غمامة فتظله
ويأتيه الوحش فيقبل اقدامه
واذا مشى على الرمل لا اثر
له يبين واذا مشى على الصخر
يغوص تحت قدميه كالعجين

بکریان گابھن ہوگئین اور پڑوسیون پر خیر کثیر ہوگئی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اور جب آپ رات مین
بیدار ہوتے شیرخواری کی طلب مین تو چاند اتر آتا تھا
اور آپکو بہلاتا تھا اور کہتا سبحان اللہ والحمد للہ تو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا حلیمہ نے اور مین آپکے ساتھ
بڑی خوشی مین رہتی تھی مین نے آپکے پیشاب کو کبھی
نہ دھویا مگر صرف بخیال نظافت و پاکیزگی اور مین آپکے
توسل سے اللہ تعالے سے حاجتین مانگتی تو وہ پوری
کر دی جاتین کہا حلیمہ نے پھر (ایک دفعہ کا واقعہ ہے)
کہ آپ کسی دن باہر نکلے میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ
بکریان چرانے کے لیے کہا پھر مین اسی حالت مین تھی
کہ ناگاہ مین نے اپنے لڑکے ضمرہ کو دیکھا کہ وہ کہ رہا ہے
کہ اے مان میرے بھائی محمد حجازی (صلی اللہ علیہ وسلم)
جب اپنے پانون پر خشک وادی مین کھڑے ہوتے ہین
تو وہ وادی اوسی وقت اور اوسی ساعت سرسبز ہوجاتا ہے
اور جب وہ دھوپ مین سوتے ہین تو اونکے لیے ایک
ابر آتا ہے جو اونپر سایہ کرتا ہے اور جنگل کے جانور آتے
ہین اور اونکے قدمون کو چومتے ہین اور جب وہ ریت
پر چلتے ہین تو اونکا نشان قدم ظاہر نہین ہوتا اور جب
پتھر پر چلتے ہین تو وہ پتھر اونکے قدمون کے نیچے گڑھ جاتا ہے

قالت حليمة يا ولدي توصّ
بأخيك خيرا ولا تعلم أحدًا
بما ذكرته قالت حليمة ثم انهما
خرجا على عادتهما فبينما
أنا كذلك وإذا بولدي ضمرة
يشتد صارخا ويقول يا أماه
يا أبتاه أدرك أخي محمدًا
الحجازي فقد أصيب فما أظنكما
تلحقاه إلا مقتولا قالت
حليمة فأتينا وإذا هو قائم
منتقع اللون على ذروة جبل
سالمًا من الأهوال فضممته إلى
صدري وقبلت بين عينيه
وقلت له يا حبيبي ما الذي
أصابك قال خير يا أماه
بينما نحن واقفون إذ أقبل
علينا ثلاثة نفر كأن وجوههم
القمر وفي يد أحدهم إبريق
من الجوهر ملآن من الثلج
المذاب كالكوثر وفي يد الآخر
منديل من السندس الأخضر

(یعنی اوس پر گہرے نشان بن جاتے ہین) مثل خمیر کے
کہا بی بی حلیمہ نے کہ اے میرے لڑکے تو میری وصیت
قبول کر اپنے بھائی کے بارے مین خیر کی اور کسی کو خبر
نہ دے اوس بات کی جو تو نے ذکر کی کہا حلیمہ نے کہ
پھر وہ دونون ایکدن باہر گئے اپنی عادت کے موافق
پس مین اسی حال مین تھی کہ ناگاہ مین نے اپنے لڑکے
ضمرہ کو دیکھا کہ دوڑتا آرہا ہے چیختا ہوا اور کہ رہا ہے کہ
ای ماں ای باپ میرے حجازی بھائی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی خبر لو کہ وہ مبتلائے مصیبت ہوگئے اور مین
گمان نہین کرتا کہ تم اونسے زندہ ملو سوا مقتول ہونے کے
یعنی تم اونکو مقتول پاؤگے کہا حلیمہ نے پس ہم لوگ
(جلد) پونہچے تو ناگاہ اونھین دیکھا کہ وہ پہاڑ کی چوٹی
پر کھڑے ہوے ہین متغیر اللون اور خوف کی باتون سے
محفوظ، تو مین نے اونھین اپنے سینے سے لگا لیا اور
اونکی آنکھون کے درمیان بوسہ دیا اور اونسے پوچھا کہ اے
میرے پیارے کیا مصیبت تمھین پونہچی آپ نے جواب
دیا کہ خیر ہے اے ماں جس حال مین کہ ہم کھڑے ہوئے
تھے یکایک ہمارے پاس تین شخص آئے جنکے چہرے گویا
چاند تھے اونمین سے ایک شخص کے ہاتھ مین جواہر کا آفتابہ
تھا برف سے بھرا ہوا جو پگھلایا ہوا تھا کوثر کے پانی سے
اور دوسرے کے ہاتھ مین حریر سبز کا رومال تھا اونھون نے

فاحتملوني وصعدوا الى هذا الجبل
فاضجعوني على الارض لطيفا و
شقوا بطني شقا خفيفا ثم اخرجوا
قلبي و شقوه فلما اجد لذلك الما
ثم اخرجوا منه علقة سوداء فرموا
بها و قالوا هذه حظ الشيطان
منك فما بقي للشيطان عليك سبيل
ثم غسلوا قلبي بذلك الماء ثم
اخرج احدهم منديلا فنشف به
قلبي وحشاه طيبا و قال له رفيقه
املأه كما امرت بالحلم والعلم والرضوان
ثم ردوه الى مكانه فالتام شقي و
صدري كما كان فقمت صحيحا سالما
بقدرة الله تعالى فقالت حليمة الحمد
لله الذي حياك وعافاك ثم اخذت
محمدا و قبلته و ضممته الى صدري
وجئت به الى جده عبد المطلب
و سلمته اليه و خرجت من ضمانه و
كفالته صلى الله عليه وسلم والحمد لله
رب العالمين وقد بسط الكلام في
ترغيب مولد النبي صلى الله عليه وسلم

مجھے اٹھا لیا اور اس پہاڑ پر چڑھایا پھر مجھے زمین
پر آہستگی سے لٹایا اور میرے شکم کو خفیف شگاف
سے شق کیا پھر میرے دل کو نکالا اور اسے بھی چیرا او
مین نے اسکا کچھ الم و درد محسوس نہین کیا پھر اونھون نے
اوس دل مین سے سیاہ رنگ جما ہوا خون نکالا اور اوسے
پھینک دیا اور کہا یہ شیطان کا حصہ ہے تمھارے اندر سے
اب شیطان کا کوئی تسلط تم پر باقی نہین رہا پھر اونھون
نے میرے دل کو اوس پانی سے دھویا اور اونمین سے
ایک شخص نے رومال نکالا اور اوس سے میرے دل کو
پونچھا اور اوسکو خوشبو سے بھر دیا اور اوس سے اوس کے
ہمراہی نے کہا کہ بھر دو اسے جیسا کہ تمھین حکم دیا گیا ہے
حلم و علم اور خوشنودی الٰہی سے پھر اونھون نے اوسے یعنی
دل کو اپنی جگہہ پر لوٹا دیا اور میرا شگاف و سینہ برابر ہو گیا
جیسا کہ تھا پھر مین صحیح و سالم کھڑا ہو گیا اللہ تعالی کی قدرت
سے (یہ سب سنکر) حلیمہ نے کہا کہ حمد و شکر ہے اوس
خدا کا جسنے تمھین زندہ رکھا اور عافیت دی پھر مین نے
محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو لیا اور آپکو بوسہ دیا اور سینے
سے لگایا اور اونھین لیکر اونکے دادا عبد المطلب کے پاس
لائی اور سونپ دیا اونھین اونکو اور مین اونکی ذمہ داری او
کفالت سے بری الذمہ ہو گئی والحمد للہ رب العالمین
میلاد نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ترغیب تشویق کے بارے

فَلَاَزَالَ اَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَالْمِصْرِ
وَالْيَمَنِ وَالشَّامِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ
مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ
مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْرَحُوْنَ
بِقُدُوْمِ هِلَالِ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَيَغْتَسِلُوْنَ
وَيَلْبَسُوْنَ بِالثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ وَيَتَزَيَّنُوْنَ
بِاَنْوَاعِ الزِّيْنَةِ وَيَتَطَيَّبُوْنَ وَيَكْتَحِلُوْنَ
وَيَاْتُوْنَ بِالسُّرُوْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ وَ
يَبْذُلُوْنَ عَلَى النَّاسِ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ
مِنَ الْمَضْرُوْبِ وَالْاَجْنَاسِ وَيَهْتَمُّوْنَ
اهْتِمَامًا بَلِيْغًا عَلَى السَّمَاعِ وَالْقِرَاءَةِ لِمَوْلِدِ
النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَنَالُوْنَ بِذٰلِكَ
اَجْرًا جَزِيْلًا وَفَوْزًا عَظِيْمًا وَمِمَّا جُرِّبَ عَنْ ذٰلِكَ
اَنَّهُ وُجِدَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ كَثْرَةُ الْخَيْرِ وَ
الْبَرَكَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ وَسَعَةِ
الرِّزْقِ وَازْدِيَادِ الْمَالِ وَالْاَوْلَادِ وَ
الْاَحْفَادِ وَدَوَامِ الْاَمْنِ وَالْاَمَانِ فِي الْبِلَادِ
وَالْاَمْصَارِ وَالسُّكُوْنِ وَالْقَرَارِ فِي الْبُيُوْتِ وَالدِّيَارِ
بِبَرَكَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حُكِيَ
اَنَّهُ كَانَ رَجُلٌ بِبَغْدَادَ وَكَانَ يَصْنَعُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ
مَوْلِدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِيْ جِيْرَانِهِ يَهُوْدِيَّةٌ

مین بہت کچھ کلام کو طول دیا گیا ہے اور ہمیشہ حرمین شریفین اور مصر یمن و شام و باقی بلاد عرب کے لوگ مشرق سے مغرب تک میلاد نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی مجلس مین جمع ہوتے ہین اور ماہ ربیع الاول کے آنے سے خوش ہوتے ہین اور غسل کرتے اور عمدہ پوشاکین پہنتے اور انواع واقسام کی زینتون سے آراستہ ہوتے ہین خوشبو ملتے ہین اور سرمہ لگاتے ہین اور ان دنوں مین خوشیان کرتے ہین اور لوگون پر خرچ کرتے ہین اون چیزونکو جو اونکے پاس ہوتی ہین از قسم نقد جنس وغیرہ اور بڑا اہتمام کرتے ہین میلاد نبوی کے پڑھنے اور سننے مین، اور اس سے وہ لوگ بڑا اجر اور بڑی کامیابی پاتے ہین، اور منجملہ اس کام کے نتائج مجربہ کے یہ بات ہے کہ اوس سال مین (جبکہ یہ مجلس میلاد منعقد کی گئی) خیر و برکت کی کثرت پائی گئی سلامتی اور عافیت اور رزق کی کشایش اور مال و اولاد اور پوتون نواسون وغیرہ کی زیادتی کے ساتھ اور شہرون اور بلاد مین ہمیشہ کے امن امان اور گھرون مین چین اور سکون کے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی برکت سے۔

حکایت ہے کہ بغداد مین ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا کرتا تھا اوس کے پڑوسیون مین ایک یہودی عورت

مُنْكِرَةً مُتَعَصِّبَةً فَقَالَتْ مُعْجِبَةً
لِزَوْجِهَا مَا بَالُ جَارِنَا الْمُسْلِمِ
يَبْذُلُ مَالًا جَزِيْلًا وَيُنْفِقُ
اَمْوَالًا كَثِيْرَةً وَيَتَصَدَّقُ عَلَى
الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَيُطْعِمُ
بِاَنْوَاعِ الطَّعَامِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الشَّهْرِ
فَمَا حَالُهٗ فَقَالَ لَهَا زَوْجُهَا لَعَلَّهٗ
يَزْعُمُ اَنَّ لَهٗ نَبِيًّا وُلِدَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ
فَيَصْنَعُ مَوْلُوْدًا لَهٗ وَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ
عِنْدَهٗ فَرْحَةٌ وَسُرُوْرٌ لِنَبِيِّهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَتِ
الْيَهُوْدِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ وَاَقْبَلَ
عَلَيْهَا اللَّيْلُ فَنَامَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ
فَاِذَا بِرَجُلٍ كَثِيْرِ الْاَنْوَارِ وَ
حَوْلَهٗ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ
فَرَأَتْ وَتَعَجَّبَتْ وَسَأَلَتْ مِنْ
اَصْحَابِهٖ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ اَرَاهُ
اَعَزَّ وَاَكْرَمَ فِيْكُمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ) فَقَالَتْ هَلْ اِذَا كَلَّمْتُهٗ
يُكَلِّمُنِيْ هُوَ قَالُوْا نَعَمْ

بھی نہایت بد و متعصب تھی اوس نے تعجب سے
اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو
کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہمیشہ ایک بڑی دولت اور
بہت کچھ مال و زر فقیرون اور مسکینون پر اس
مہینے مین تصدق اور خرچ کیا کرتا ہے، اور طرح
طرح کے کھانے کھلاتا ہے، تو اس کا کیا قصہ
ہے اوس کے شوہر نے اوس سے کہا کہ غالبًا وہ کہتا
ہے کہ اوس کے ایک نبی ہین جو اسی مہینے مین پیدا
ہوے تھے، پس وہ اون کے میلاد کی مجلس کرتا
ہے اور اس سے اوس کے نزدیک اوس کے نبی
کی فرحت اور خوشی ہوتی ہے تو (یہ) سُنکر اوس
یہودی عورت نے اس بات کا انکار کیا، اور جب
رات آئی تو وہ سو گئی ناگاہ اوس نے ایک بہت
ہی نورانی شخص کو دیکھا جن کے گرد اون کے اصحاب
و احباب کی ایک جماعت تھی پس یہ دیکھکر اوس نے
تعجب کیا اور اون اصحاب سے پوچھا کہ یہ کون
شخص ہین جنھین مین تم لوگون مین سب سے
زیادہ باعزت و بزرگ دیکھ رہی ہون، اون لوگون
نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہین
تو اوس نے کہا کہ آیا یہ مجھسے کلام کرین گے اگر مین
ان سے کلام کرون، اصحاب نے فرمایا ہان،

فقصدت اليه وتقدمت و
سلمت عليه وقالت يا رسول الله
فقال لها لبيك يا امة الله فبكت
اليهودية وقالت كيف
تجيبني وكيف تقول لي
لبيك وانا على غير دينك
فقال لها ما اجبت الا علمت
ان الله قد هداك ثم قالت
مد يديك فاني اشهد
ان لا اله الا الله وانك
محمد رسول الله فانتبهت
من النوم واستيقظت
وهي فرحة مسرورة
من هذا المنام التي
حيث رات فيها سيد
الانام فعاهدت الله
في رؤياها ان اصبحت
فاتصدق فلرسول الله
صلى الله عليه وسلم بجميع
ما املك من ملك واصنع
مولدا له فلما اصبحت و

تو اوس عورت نے آپ کی حضوری کا قصد کیا
اور آگے بڑھی اور آپ کو سلام کیا، اور کہا،
یا رسول اللہ آپ نے اوس عورت سے فرمایا
لبیک ای اللہ کی لونڈی (یعنی مین ہیین ہون)
پس وہ یہودی عورت روپڑی اور کہا کہ آپ مجھے
کیون جواب دیتے اور کیون فرماتے ہین (لبیک)
حالانکہ مین آپ کے دین پر نہین ہون[1]، تو آپ نے
فرمایا کہ مین نے تجھے یہ جواب نہین دیا جب تک
کہ مین نے جان نہین لیا کہ خدا نے تجھے (دین حق
کی) ہدایت کی، پھر اوس عورت نے عرض کیا کہ
اپنا دست مبارک دراز فرمایئے (قبول بیعت کے
لیے) کہ مین شہادت دیتی ہون اس بات کی کہ نہین
کوئی معبود ہے سوا اللہ کے اور بیشک آپ محمد
اللہ کے رسول ہین (صلے اللہ علیہ وسلم) پھر وہ نیند
سے جاگ اُٹھی اور بیدار ہوئی بحالیکہ وہ اوس خواب
سے بہت خوش و مسرور تھی کہ اس مین اوس نے
جب سرور کائنات (علیہ وعلی آلہ الصلوات) کو
دیکھا تو خداوند تعالے سے اپنے خواب ہی مین عہد
کیا تھا کہ جب صبح ہوگی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے لیے مین اپنا تمام مال تصدق کرونگی اور
آپ کا میلاد کرون گی، پس جب اوس نے صبح کی اور

[1] مطلب یہ کہ مین غیر مسلم آپکے دین کی مخالف اور اپنے مذہب کی پکی ہون اور اس قابل نہین ہون کہ آپ میری پکار پر لبیک کہین پھر بھی آپ مجھے لبیک کہکر جواب دیتے ہین یہ لفظ چھوٹا ادنے اعلے کے مقابلے مین استعمال کرتا ہے ۱۲

وَاَرَادَتْ اَنْ تُؤَدِّيَ بِمَا
عَاهَدَتْ فَرَاَتْ زَوْجَهَا كَانَ
فَرِحًا مُبَشَّرًا وَعَازِمًا عَلٰى بَذْلِ مَالِهٖ
فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا مَالِيْ اَرَاكَ فِيْ
هِمَّةٍ صَالِحَةٍ اِلَّا لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لَهَا
زَوْجُهَا هٰذَا لِاَجْلِ الَّذِيْ اَسْلَمْتِ
عَلٰى يَدَيْهِ الْبَارِحَةَ فَقَالَتْ رَحِمَكَ
اللّٰهُ مَنْ اَطْلَعَكَ عَلٰى هٰذَا السِّرِّ
الْمَكْنُوْنِ فَقَالَ هُوَ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ
بَعْدَكِ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَالَتْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ جَمَعَنِيْ وَاِيَّاكَ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ
وَاَنْقَذَنِيْ وَاِيَّاكَ مِنَ الشِّرْكِ
وَالضَّلَالَةِ وَجَعَلَنِيْ وَاِيَّاكَ مِنْ
اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِرَاءَةَ مَوْلِدِ
نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ فَاقْضِ عَلَيْنَا بِبَرَكَتِهٖ
خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالتَّكْرِيْمِ
وَاَسْكِنَّا بِحُرْمَتِهٖ فِيْ جَنَّةِ النَّعِيْمِ
وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ يَوْمَ
الْعَطَشِ الْاَكْبَرِ وَالْهَوْلِ الْعَظِيْمِ

چاہا کہ اپنے عہد کو پورا کرے تو اوس وقت اوس نے
اپنے شوہر کو بھی خوش اور بشّاش اور مال کے
خرچ کرنے پر عزم کیے ہوے دیکھا، تب اپنے
شوہر سے کہا کہ کیا بات ہے کہ مین تمھین ایک نیک
ارادے مین راغب دیکھ رہی ہون (آخر) یہ کس کے
لیے ہے، اوس کے شوہر نے کہا کہ یہ اوسی شخص کے
لیے ہے جس کے ہاتھ پر تو گذشتہ شب کو اسلام لائی
تو اوس نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے کس نے تجھے اس
مخفی راز پر مطلع کیا اوس نے کہا، اوسی نے جسکے ہاتھ
پر تیرے بعد مین اسلام لایا، تب اوس نے کہا تعریف
ہے اوس خدا کی جس نے مجھے اور تجھے (دونون کو)
دین اسلام پر جمع کیا، اور مجھے اور تجھے شرک اور
گمراہی سے نجات دی، اور مجھے اور تجھے حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین سے کیا اور سب
تعریفین اوسی خدا کے لیے ہین جو تمام عالم کا پروردگار
ہے، اے اللہ، ہم آپ کے نبی کریم (صلے اللہ علیہ و
سلم) کی میلاد خوانی مین حاضر ہوے ہیں اس کی
برکت سے قبولیت اور اکرام کے خلعت کا حکم ہمارے
لیے فرما دیجیے اور ہم کو اس کی حرمت یعنی طفیل مین
جنت نعیم کے اندر سکونت دیجیے اور ہمکو اوس بڑی
پیاس اور بڑے خوف کے دن یعنی قیامت کے دن

وَمَتِّعْنَا فِي الْآخِرَةِ بِالنَّظَرِ إِلَىٰ
لِقَاءِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ اَللّٰهُمَّ
إِنَّا نَسْأَلُكَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَىٰ
وَرَسُولِكَ الْمُجْتَبَىٰ وَأَمِينِكَ
الْمُقْتَدَىٰ وَبِآلِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ
أَهْلِ الصِّدْقِ وَالْخُلُقِ وَالْحَيَا
وَأَصْحَابِهِ أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْجُودِ
وَالْوَفَا فَكُنِ اللّٰهُمَّ لَنَا مُعِينًا وَّ
حَامِيًا وَّمُسْعِفًا وَبَوِّئْنَا مِنَ
الْجَنَّةِ نَعِيمًا وَّحُوْرًا وَّغُرَفًا
وَّارْزُقْنَا بِبَرَكَتِهِ قَبُوْلًا وَّعِزًّا
وَّشَرَفًا اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ
إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْحَبِيبِ الْمُخْتَارِ
وَآلِهِ الْأَبْرَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ
أَنْ تُكَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوبَ وَالْأَثْقَالَ
وَالْأَوْزَارَ وَاحْرُسْنَا مِنْ جَمِيعِ
الْمَخَاوِفِ وَالْمَهَالِكِ وَالْأَخْطَارِ
وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَاهُ مِنْ
يَسِيرِ أَعْمَالِنَا فِي السِّرِّ وَالْإِجْهَارِ
وَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ يَا عَفُوُّ يَا
كَرِيمُ يَا غَفَّارُ وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ

اپنے نبی کے حوض سے سیراب کیجیے، اور ہمکو آخرت
مین اپنی بزرگ ذات کے دیدار سے متمتع کیجیے، اے
اللہ، ہم آپ سے مانگتے ہین آپ کے نبی مصطفےٰ اور
آپکے رسول برگزیدہ کے طفیل مین، اور آپ کے
امین کے طفیل مین جو کہ پیشوا ہین اور اون کی آل اور
اون کے اہل بیت کے طفیل مین جو صداقت اور
خلق اور حیا والے ہین اور اون کے اصحاب کے طفیل
مین جو احسان و بخشش اور وفا والے ہین، یہ کہ اے
اللہ آپ ہمارے مددگار اور حامی اور حاجت روا بن
جائیے اور دیجیے ہم کو جنت کی نعیم اور حورین اور جنت
کے غرفے اور بخشیے اس ذکر کی برکت سے قبولیت
اور عزت و بزرگی، اے اللہ ہم وسیلہ لاتے ہین آپکی
طرف آپکے نبی محبوب و پسندیدہ اور اونکی نیک آل
اور اونکے اچھے اصحاب کو اس لیے کہ آپ مٹادین
اور معاف کردین ہم سے گناہون اور معاصی کو اور
محفوظ رکھین ہمین تمام خوف اور ہلاکت کے مواقع سے
اور قبول کرین ہم سے جو کچھ کہ ہم نے پیش کیا ہے
(عمل مین لائے ہین) یعنی ہمارے قلیل اعمال جو کھلے
اور چھپے ہم نے کیے ہین، اور رحم کرین ہم پر آپ
اپنی رحمت سے اے درگذر کرنے والے، اے کریم
اے بخشنے والے، اور مغفرت فرمائین آپ اے اللہ،

لَنَا وَلِوَالِدِينَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِمُعَلِّمِينَا وَلِمَنْ كَانَ سَبَبًا لِهٰذَا
الْجَمْعِ الْعَظِيمِ وَلِعِبَادِكَ الْحَاضِرِينَ
وَالْغَائِبِينَ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ
وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ
وَقَاضِي الْحَاجَاتِ يَا مَنْ يَقْبَلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُو عَنِ
السَّيِّئَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞

ہماری اور ہمارے مان باپون اور ہمارے شیوخ
واساتذہ کی اور اوس شخص کی جو اس اجتماع عظیم الشان
کا سبب ہوا اور اپنے حاضر و غائب بندون کی
اور تمام ایمان و اسلام والے مرد اور عورتون کی
زندون کی بھی اور مردون کی بھی بے شک آپ
دعاؤن کو قبول کرنے والے اور حاجتون کو پورا کرنے
والے ہین اے وہ جو توبہ قبول کرتا ہے اپنے
بندون سے اور گناہون سے درگذر کرتا ہے اپنی
رحمت سے اے تمام رحم کرنے والون مین زیادہ
رحم کرنے والے پاکی بیان کرتا ہون مین تیرے رب
کی جو غلبہ والا ہے اون باتون سے جو وہ (کفار)
بیان کرتے ہین اور پیغمبرون پر سلام ہے اور سب
تعریفین اللہ ہی کے لیے ہین جو تمام عالم کا پروردگار
ہے

تمت

شمائل شریف مع ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب قیمت ۴ع
شمائل شریف با ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب قیمت ۸/
شمائل شریف با ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب عا/
شمائل شریف ترجمہ بر حاشیہ - مجتبائی پریس نے اسکی صحت مین یہ اہتمام بلیغ کیا کہ فی غلطی ایک اشرفی انعام دیا گیا - قیمت ۸/

(گذارش)

ان کے علاوہ ہر قسم کے متوسط قلم - جوب قلم - معرٰے - مترجم - محشی - غیر محشی - غرضکہ جس قسم کے قرآن مجید یا حمائلین درکار ہون بھیجی جائینگی - فہرست بالا مین سب بے جلد مذکور ہین - مجلد چاہیے ہون تو اس کی تصریح کر دینا چاہیے - جلدین پرانی اور نئی وضع کی سنہری - روپہلی ہر قسم کی بنوا کر بھیجی جاتی ہین -

تفسیر موضح القرآن - مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی نے یہ تفسیر اپنے والد نامور شاہ ولی اللہ صاحب محدث کے فارسی ترجمے کے بعد ۱۲۰۵ ہجری مین لکھی - قیمت سے/

خلاصۃ التفاسیر کامل - یہ کتاب دو ہزار چھ سو سے زائد صفحات پر ختم ہوئی ہے اور بہت مبسوط ہے قیمت عہ

تفسیر قادری یعنی اردو ترجمہ تفسیر حسینی قیمت سے

ترجمہ صحیح بخاری شریف کامل قیمت مہ

ترجمہ جامع ترمذی قیمت للعہ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار آ/ ۱۲

مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح عہ

عین الہدایہ ترجمہ اردو کامل ہدایہ لعہ

غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درمختار لعہ

ترجمہ اردو فتاواے عالمگیری عہ

کنز الدقائق اردو ۱۴/

نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ عا/ ۱۲

علم الفقہ - جسمین حنفی فقہ کی مستند کتابون سے تمام ضروری مسائل نہایت عام فہم اردو مین منتخب کیے گئے ہین - اور اخلاقی مسائل مین بڑی تحقیق اور چھان بنان کی گئی ہے -
جلد اول (طہارت) ۸/ جلد دوم (نماز) ۸/
جلد سوم (روزہ) ۸/ جلد چہارم (زکوۃ) ۸/
جلد پنجم (حج و زیارت) ۸/ جلد ششم (نکاح) ۸/

احوال الانبیاء - جلد اول مین حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات - اور جلد دوم مین دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کے حالات ہین -
قیمت للعہ ۱۲

ترجمہ مدارج النبوۃ عا ۱۴

کتاب المعارف (مصنفہ علامہ ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الکاتب الدینوری) جس کا ترجمہ نہایت سلیس اردو مین کیا گیا ہے - اسمین ابتداے آفرینش عالم سے زمانۂ اسلام تک کی تاریخ ہے جسمین حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام و دیگر صنادید عرب اور صحابۂ کرام کے مکمل حالات اور سوانح عمریان اور ضروری تذکرے بروایات صحیحہ بیان کیے گئے ہین
قیمت عہ

ترجمہ اُسد الغابہ - یہ وہی مقدس کتاب ہے

جس مین (۵۰۰) صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے حالات ہین - اردو زبان مین آج تک
کوئی ایسی کتاب نہین تھی پہلی جلد مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے جامع تذکرے کے بعد
(۴۶۴) صحابہ کا ذکر ہے - دوسری جلد مین
(۵۷۸) صحابہ کا - تیسری جلد مین (۵۷۸) صحابہ
کا چوتھی جلد مین (۷۰۲) صحابہ کا - پانچوین جلد مین
(۶۲۱) صحابہ کا چھٹی جلد مین (۸۴۸) صحابہ کا
ساتوین جلد مین (۷۰۶) صحابہ کا اور آٹھوین جلد
مین (۵۹۱) صحابہ کا ذکر ہے - باقی جلدین زیر
تیاری ہین - قیمت فی جلد عما

ترجمہ تاریخ طبری - جلد اول   قیمت ۲ روپے

تاریخ ابو البشر مصنفہ پروفیسر رڈ پاتھ آف امریکہ یہ
ایک معرکۃ الآرا کتاب ہے جسمین حسب تحقیقات
جدیدہ نوع انسانی کی ابتدا اور آفرینش کی تشریح
بیان کی گئی ہے اور جسے مفتی انوار الحق صاحب
یم - اے منشی فاضل نے نہایت عام فہم زبان
مین ترجمہ کیا ہے   قیمت ۱۲

عجاز القرآن - جس مین بعض نتائج تحقیقات جدیدہ
کی آیات قرآنی سے تطبیق اور آیندہ واقعات
کی نسبت قرآن مجید کی متعدد آیتون سے پیشین
گوئیان ثابت کی گئی ہین - قیمت ۸

خیر الکلام فی احوال العرب والاسلام - جسمین
جغرافیہ ملک عرب - رسوم وحالات وکیفیت اقوام
وسلطنتہائے عرب قبل از اسلام وحالات مذاہب
ہنود وبدھ وجین وتاؤ وکنفوشس
ویہود ونصاریٰ وزردشت وغیرہ کمال صحت
وشرح وبسط کے ساتھ لکھے گئے ہین - قیمت عہ

المہدی - آغاز اسلام سے آج تک جس قدر مسائل
بالاتفاق واختلاف پیدا ہوے اون سب پر
اس مین عالمانہ بحث کی گئی ہے - قرآن مجید -
علم حدیث - فقہ - خلافت - علماے شیعہ
فرقۂ وہابیہ - تفسیر نیچری - تفسیر نبوی - حالات
سر سید - تفسیر سر سید بحث تقدیر - مذہب
اہل سنت والجماعت - امام غائب تحفہ اثنا عشریہ
صداقت - خلافت - غیر مقلدین کے حالات
غرضکہ صدہا عنوانات سے مذہب اسلام کے
ہر اصول کی تشریح کی گئی ہے - گویا دریا کو کوزے
مین بند کر دیا ہے -   قیمت عما

تقویم الاسلام - جسمین امور ذیل پر نہایت محققانہ
بحث کی گئی ہے - تاریخ کی حقیقت - دنیا کی ابتدا و آ
اغراض دنیوی ومقاصد دینی مین تاریخ کی ضرورت
ایام جاہلیت کے حالات - عرب کی تاریخ - رات دن
کسے کہتے ہین - ایام جاہلیت مین عرب مین سنہ
قمری کا طریقہ - تاریخ ہجری کی بنا - تعیین تاریخ ورو
ووقت ولادت ووفات حضرت سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم - ایام جاہلیت مین مہینون کے
قدیم نام اور اون کی وجہ تسمیہ - عربی مہینون کی
تحقیق - اور مختلف مہینون کے متعلقہ احکامات اور
نمازین ہفتے کے سات دنون کا حال جمعہ کی فضیلت
کن ایام مین کون سے کام کرنا چاہیین - ایسے ایام جنمین روزہ منع ہے
ایسے ایام جنمین نفل نماز مکروہ ہے مہینے اور سنہ معظم واقعات وغیرہ عہ

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ